﴿......اِنّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يؤتِيهِ مَن يشاء ﴾ (آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰی اَن يَبعَثَكَ رَبكَ مَقَاماً محموداً﴾ (بنی اِسرائيل:٨٠)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۱۷ر جولائی ۱۹۹۸ء شمارہ ۲۹

۲۲ر ربیع الاول ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۱۷ر وفا ۱۳۷۷ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

صحابہؓ کی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عملی ثبوت تھا

رضائے الٰہی دنیا اور اس کی تمام لذات سے افضل اور بالاتر ہے

"صحابہ کی زندگی آنحضرت ﷺ کی صداقت کا عملی ثبوت تھا۔ صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف میں اس طرح پر بیان فرمایا ہے مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ (الاحزاب: ۲۴) یعنی بعض ان میں سے شہادت پا چکے ہیں اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کر لیا۔ اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہؓ دنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال و دولت ملے اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں۔ میں جب صحابہؓ کے اس نمونے کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کمال فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپؐ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رُو بخدا کر دیا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

خلاصہ یہ کہ ہمارا فرض یہ ہونا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے جویا اور طالب رہیں اور اسی کو اپنا اصل مقصود قرار دیں۔ ہماری ساری کوشش اور تگ و دو اللہ تعالیٰ کے رضا کے حاصل کرنے میں ہونی چاہئے۔ خواہ وہ شدائد اور مصائب ہی سے حاصل ہو۔ یہ رضائے الٰہی دنیا اور اس کی تمام لذات سے افضل اور بالاتر ہے"۔

(ملفوظات جلد ۸، مطبوعہ لندن، صفحہ ۸۳)

امریکہ کی جماعت کو اپنی اولاد کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کی ضرورت ہے

اپنی حفاظت کرو اور اپنے دین کی حفاظت کرو

ایسے زمانے بھی آنے والے ہیں کہ لوگ خلیفہ کو ایک نظر دیکھنے کے لئے ترسیں گے

(امریکہ کے حالیہ سفر کے آخر پر حضور ایدہ اللہ کا نہایت اہم اور دردمندانہ نصائح سے معمور دلگداز خطبہ)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۳ر جولائی ۱۹۹۸ء)

سان ہوزے، امریکہ (۳ر جولائی): سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج خطبہ جمعہ مسجد بیت البصیر سان ہوزے میں پڑھایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ الحدید کی آیت نمبر ۲۱ ﴿اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا .... الخ﴾ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ قبل اس کے کہ میں اس آیت اور اس مضمون کی دیگر آیات پر روشنی ڈالوں، چند متفرق باتیں کہنا چاہتا ہوں جو عام طور پر سفر کے آخری خطبہ میں کہی جاتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ امریکہ کے اس سفر میں مجھے بعض تلخ تجربے بھی ہوئے ہیں اور بعض خوشکن بھی۔ جہاں تک تلخ تجربات کا تعلق ہے گزشتہ خطبہ میں اس کا کچھ ذکر کر چکا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ امریکہ کی جماعت کے بارہ میں عمومی تاثر کا خوشکن پہلو یہ ہے کہ بھاری تعداد عوام الناس کی ایسی ہے جو اللہ کے فضل سے اپنے چندوں کا معاملہ صاف رکھے ہوئے ہے۔ یعنی وہ جو امارت اور غربت کے بارڈر پر کھڑے ہیں ان کی بھاری تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والی ہے۔ اور جماعت امریکہ کی مالی کامیابیوں کا انحصار بھی انہی کے چندوں پر ہے۔

حضور نے فرمایا میرے گزشتہ خطبہ سے یہ تاثر نہ ہو کہ سارے پروفیشنلز اور بزنس والے اپنے چندوں میں لاپرواہ ہیں۔ حضور نے فرمایا میں ان میں سے بعض کو جانتا ہوں جو سالہا سال سے اپنے چندوں میں باقاعدہ ہیں۔ مگر بدقسمتی سے اُن کی تعداد بہت زیادہ ہے جن کو توفیق بڑی ملی مگر دل چھوٹے تھے اور وہ توفیق کے مطابق دینے والے کو پیش نہیں کر سکے۔ امریکہ کی جماعت کی قربانیوں کی عمومی صورت حال اپنی جگہ قابل تعریف ہے۔

حضور نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیت قرآنی کے متعلق فرمایا کہ دنیا میں کسی اور جگہ یہ آیت اتنا اطلاق نہیں پاتی جتنا امریکہ کے معاشرہ پر اطلاق پاتی ہے۔ حضور نے اس آیت کریمہ کا تشریحی ترجمہ

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ ۲۷ر جون ۱۹۹۸ء:

آج مکرم محترم امام صاحب مسجد لندن مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے بچوں کی کلاس لی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امام صاحب نے بچوں کو یاد دلایا کہ کچھ عرصہ قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عید کے خطبہ میں اپنی معرکۃ الآراء کتاب Revelation, Rationality, Knowledge & Truth کا ذکر فرمایا تھا کہ وہ کتاب اب اپنی تکمیل کے آخری مراحل پر ہے اور انشاء اللہ ایک یا دو ماہ میں وہ چھپ کر آجائے گی۔ مکرم امام صاحب نے بچوں کو بتایا کہ اس کتاب کا آغاز ۱۹۸۷ء میں سوئٹزرلینڈ میں ایک لیکچر سے شروع ہوا۔ اس کے سات ابواب ہیں اور تفصیلی انڈیکس بھی شامل ہے۔ یہ کتاب حضور انور ایدہ اللہ کے اپنے الفاظ میں حضور کی تمام زندگی کے مطالعہ اور حصولِ علم اور تجربات کا خلاصہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی توحید اور اسلام اور قرآن کی صداقت کی آئینہ دار ہے اور مستقبل کی صدیوں کے طالبان علم کے لئے انشاء اللہ علوم کا سرچشمہ ثابت ہوگی۔ اس کتاب میں قرآن مجید میں مذکور عظیم صداقتوں کے ثبوت میں سائنسی شواہد پیش کئے گئے ہیں اس لئے یہ سائنس دانوں کے لئے بھی دلچسپی کا موجب ہوگی۔ مکرم امام صاحب اس کتاب کی ایڈوانس کاپی ساتھ لائے ہوئے تھے وہ بچوں کو دکھائی اور یہ نصیحت کی کہ جب یہ کتاب پرنٹ ہو کر آجائے تو اسے خود حاصل کریں اور اپنے دوستوں اور ہو سکے تو استادوں کو بھی تحفے کے طور پر پیش کریں۔ اور اپنے علاقے کی لائبریریوں میں بھی رکھوائیں۔ انشاء اللہ اس کتاب کا ردعمل تمام دنیا پر بہت مثبت ہوگا۔ (یہ کتاب اب طبع ہو گئی ہے۔ اس کے حصول کے لئے اپنے ملک کے شعبہ اشاعت سے رابطہ کریں)۔

کتاب دکھانے کے بعد محترم امام صاحب نے بچوں کو ایک سچی کہانی جو آنحضرت ﷺ نے بنو اسرائیل کے ایک دیانت دار آدمی کے کسی امیر آدمی سے ایک ہزار اشرفیاں بغرض تجارت ادھار لینے کے سلسلے میں بیان فرمائی تھی، بچوں کو بہت دلچسپ اور سبق آموز انداز میں بتائی۔ یہ کہانی بخاری شریف سے لی گئی تھی اور اس کا ایک ایک لفظ اس کے سچے ہونے پر گواہ تھا۔

اتوار، ۲۸ر جون ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ۲۲ر مئی ۱۹۹۸ء کو جرمنی میں ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ نشر مکرر کے طور پر براڈکاسٹ کیا گیا جو مکمل طور پر براہ راست بار بار سننے کے لائق ہے۔

سوموار، ۲۹ر جون ۱۹۹۸ء:

آج حضور انور کے ساتھ ۱۵ر جنوری ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ کی گئی ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۳۹ دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، ۳۰ر جون اور بدھ یکم جولائی ۱۹۹۸ء:

ان دو دنوں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ منعقدہ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۶۹ اور ۷۰، جو ۱۳ر اور ۱۴ر جولائی ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی تھیں، دوبارہ نشر کی گئیں۔

جمعرات، ۲ر جولائی ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین کے ساتھ ریکارڈ کی گئی ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۴۰ دوبارہ دکھائی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۳ر جولائی ۱۹۹۸ء:

آج فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ۳ر ستمبر ۱۹۹۷ء کو منعقدہ ملاقات کا پروگرام دوبارہ پیش کیا گیا۔

(امتہ المجید چوہدری)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الرابعؒ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

جرمنی میں ورود مسعود

مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماعات سے خطابات، مجالس عرفان اور جرمن و عرب مہمانوں کے ساتھ دلچسپ مجالس سوال و جواب، انفرادی و اجتماعی ملاقاتوں کے ایمان افروز پروگرام

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جرمنی کے سفر ۱۴/مئی تا ۲۶/مئی ۹۸ء کی مختصر رپورٹ)

(قسط ہفتم)

فیملی ملاقات اور روانگی برائے اجتماع

۲۴/ مئی ۹۸ء کی صبح مسجد نور فرینکفرٹ میں ایک فیملی کے چار افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا- اس کے بعد حضور انور قریباً دس بجے صبح مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے انیسویں سالانہ اجتماع کے تیسرے روز کے پروگرام ملاحظہ فرمانے کے لئے مقام اجتماع Bad Kreuznach روانہ ہوئے- حضور انور نے خدام واطفال کے بہت سے فائنل ورزشی مقابلہ جات ملاحظہ فرمائے اور کھیلوں کے عمدہ معیار سے لطف اندوز ہوئے-

خدام کے ساتھ مجلس علم و عرفان

مورخہ ۲۴/ مئی ۹۸ء بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے انیسویں سالانہ اجتماع کے تیسرے روز قبل از دوپہر نوجوان خدام کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان کا انعقام ہوا- اس مجلس میں کئے جانے والے سوالات اور ان کے مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہیں :

☆ ہندوؤں کے خدا "رام" کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ حضرت رام کے بارے میں مختلف روایات ہیں- بعض کے نزدیک یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پہلا نام ابرام تھا جو بعد میں رام بن گیا- ایک خیال یہ بھی ہے کہ "رام" خدا کے ایک نبی تھے جنہیں بعد میں قوم نے خدا کا درجہ دے دیا جیسا کہ مذہبی دنیا میں بعض اوقات ہوتا آیا ہے-

☆ اس سوال کے جواب میں کہ کیا جانوروں میں بھی روح ہوتی ہے ؟- حضور نے فرمایا کہ جانوروں میں روح انسانوں کی روح کی طرح نہیں ہوتی- انسانی روح اعمال کے لحاظ سے ذمہ دار ہے- جانور وراثتاً اپنی حرکتوں میں آزاد نہیں ہے اس لئے اپنی حرکتوں کا ذمہ دار نہیں ہے- مثلاً انسان خواہ سبزی کھائے یا گوشت لیکن شیر گوشت کھانے پر مجبور ہے- اس لئے جانور کے لئے نہ جزا ہے نہ سزا ہے- اسی لئے جانوروں کے لئے "نفس" کا لفظ استعمال ہوتا ہے- اگرچہ انسان کے لئے بھی نفس کا لفظ استعمال ہوتا ہے-

☆ ایک سوال تھا کہ کائنات میں دوسرے سیاروں پر بھی مخلوق کی موجودگی کے بارے میں اور کسی زمانے میں اُن کے ساتھ رابطہ ہونے کے بارے میں قرآن کریم سے علم ہوتا ہے، اسی طرح قرآن کریم کی ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ تم یہیں (اسی زمین میں) پیدا ہوئے ہو، یہیں مرو گے اور یہیں سے دوبارہ زندہ ہوگے- لیکن رابطہ ہونے کے بعد اگر کوئی شخص کسی دوسرے سیارے پر مر جائے تو اُس پر دوسری آیت کا اطلاق کیسے ہوگا ؟

حضور نے فرمایا کہ اِس آیت کا مطلب ہے کہ زمین کی فضا ہماری زندگی کیلئے ضروری ہے خواہ یہ فضا ہم راکٹ میں پیدا کریں یا چاند پر پیدا کریں- اسلئے اگر زمین کے بجائے کسی اور سیارے پر کسی مخلوق سے ملاقات ہوئی تو یہ فضا انسان کو اپنے ہمراہ لے جانی پڑے گی-

☆ اس سوال کا جواب ارشاد فرماتے ہوئے کہ جو ارب ہا ارب کائناتیں موجود ہیں کیا قرآنی تعلیم اُن پر بھی حاوی ہے ؟ حضور انور نے فرمایا کہ قرآنی تعلیم تو زمین پر بھی حاوی نہیں ہے مثلاً یہاں جانور ہیں- اس کا مطلب ہے کہ جب سرشت بدل جائے تو وہ تعلیم حاوی نہیں ہوا کرتی-

☆ ایک سوال تھا کہ دنیا بھر میں مختلف خطوں کے مسلمان مختلف دنوں میں کیوں عید مناتے ہیں ؟ حضور انور نے فرمایا کہ عید قرآن کریم کی شرائط کے مطابق منائی جاتی ہے اور یہ قرآن کی سچائی کی دلیل ہے- اُس زمانہ میں جب یہ تعلیم نازل ہوئی تو زمین کا گول ہونا وغیرہ جیسی سائنسی باتوں کا تصور ہی نہیں تھا- پس دنیا میں ایک ہی وقت عید کا مقرر ہو جانا قانون قدرت کے خلاف ہے اور چاند کے ساتھ عید کو باندھنے کے بعد یہ مولوی کا ہی خیال ہے کہ ایک وقت میں عید کیوں نہیں ہوتی-

☆ سینٹ پال کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ سینٹ پال پہلے عیسائیوں کی ایذا رسانی میں شامل تھا اور پھر اُس نے عیسائیت قبول کرلی- بعض کا خیال ہے کہ وہ ایجنٹ تھا- لیکن یہ خیال ضروری نہیں کہ درست ہو- لیکن جب وہ عیسائی ہوا تو اُس نے بہرحال عیسائیت کا بھلا نہیں کیا-

☆ ایک اور سوال کے جواب میں حضور انور نے بیان فرمایا کہ حضرت سید احمد بریلویؒ کی حضرت یحیٰ علیہ السلام (John the Baptist) سے بہت مشابہت ہے- دونوں مشابہہ حالات سے گزرے ہیں- جس طرح حضرت یحیٰ جان بچا کر لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگئے اور اُن کے بارے میں کسی اور جزیرہ میں پہنچنے کا ذکر بھی ملتا ہے- اسی طرح بعید نہیں کہ حضرت سید احمد شہیدؒ بریلوی کے بھی حالات ہوں اور دونوں نے بددل ہو کر پہاڑی علاقوں میں اپنی زندگیاں بسر کردی ہوں- John the Baptist کے بارے میں تو ثبوت موجود ہیں لیکن حضرت سید احمدؒ بریلوی کے بارے میں تحقیق جاری ہے-

☆ سورۃ الشوریٰ کی آیت ۳۰ (ترجمہ : اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان جانداروں کی قسم سے اس نے پھیلایا ہے اس کے نشانوں میں سے ہے اور جب وہ چاہے گا اُن سب کے جمع کرنے پر قادر ہوگا) کے حوالے سے ایک سوال ہوا کہ آئن سٹائن کی تھیوری کے مطابق روشنی کی رفتار سے کسی مادہ کی رفتار بڑھ نہیں سکتی- اور چونکہ کائنات کے معلوم حصہ میں جو فاصلہ میں کئی نوری سال کی دوری تک ہے، کسی دوسری مخلوق کی موجودگی کا علم نہیں ہو سکا- اور اگر اُس سے پرے کہیں مخلوق موجود ہوئی تو پھر اُس سے ملنے کے لئے سفر کا جتنا عرصہ درکار ہوگا وہ انسانی عمر کے لحاظ سے بہت زیادہ بنتا ہے اور ایسی صورت میں بظاہر ملاقات ہونا ممکن نظر نہیں آتا- حضور انور نے فرمایا کہ مخلوق کو جمع کرنے کے لئے ضروری نہیں کہ جسمانی طور پر ہی ملاقات ہو بلکہ ایسا مواصلات کے ذریعہ سے بھی ہو سکتا ہے-

☆ ایک سائل نے سورہ مومن کی آیت ۵۸ (ترجمہ : آسمانوں اور زمین کی پیدائش انسانوں کی پیدائش سے بڑا کام ہے مگر اکثر انسان جانتے نہیں) اور اسی مضمون کی بعض دوسری آیات پیش کرکے ان کی تشریح چاہی- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کائنات انسانی تخلیق سے پہلے اتنی پیچیدہ چیز ہے کہ سائنس دان جتنا غور کرتے ہیں اتنا ہی اُن کے لئے پیچیدگی بڑھتی چلی جاتی ہے- کائنات میں ہر طرح کے جانور اور طرح طرح کی مخلوق ہے- اور انسان کو توجہ دلائی گئی ہے کہ تم کس طرح بڑھکیں مار رہے ہو-

حضور نے فرمایا کہ آئن سٹائن کے نزدیک خالی Space کا تصور ممکن نہیں تھا- ۱۹۴۸ء میں پہلی بار تحقیق سے یہ پتہ چلا کہ Inter-space بے انتہا چھوٹے چھوٹے ذرات سے بھری ہوئی ہے جس کا مادہ کم از کم اتنا ہے جتنا کہ Galaxies کا مادہ ہے- بعد کی تحقیقات کے مطابق پھر یہ بھی علم ہوا کہ ہر Matter کا ایک Anti-matter بھی ہے-...... پس خدا تعالیٰ کا یہ کہنا کہ ہم نے ایسی پیچیدہ کائنات بنائی ہے دراصل انسان کو اس کی حیثیت دکھانے والی بات ہے-

☆ سورہ الانبیاء کی آیت ۳۱ (ترجمہ : کیا کفار نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں بند تھے، پس ہم نے ان کو کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا ہے- پس کیا وہ ایمان نہیں لاتے ؟) کے حوالہ سے کیئے جانے والے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت کا واضح طور پر Big Bang سے تعلق ہے کیونکہ ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصہ میں بگ بینگ کے فوراً بعد دھواں پیدا ہو کر پھیلنا شروع ہوتا ہے اور الیکٹران، ایٹم وغیرہ وجود میں آتے ہیں-

☆ ایک نوجوان نے سوال کیا کہ جس طرح آنحضور ﷺ نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے تھے، کیا حضور ایدکم اللہ بھی اس سنت پر عمل کرتے ہیں-

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کا پیغام پہنچایا تھا- لیکن جس طرح رسول اللہ ﷺ کے خلفاء نے بادشاہوں کو خطوط نہیں لکھے اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے خلفاء کا یہ کام نہیں ہے-

☆ تیسری جنگ عظیم کے وقت کے بارے میں کیئے جانے والے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ تیسری جنگ عظیم کا وقت تو معین نہیں ہے، لیکن اس کی نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں، یعنی دنیا پھٹ رہی ہے، جوہری توانائی دنیا کی کسی طاقت کے بس میں نہیں رہے گی-

☆ مذہب اور سیاست کے آپس میں تعلق کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ مذہب سیاست سمیت ہر شعبہ زندگی پر حاوی ہے- جیسا کہ فرمایا کہ جب بھی ووٹ دو تو امانت دار کو دو اور تقویٰ اختیار کرو- ایسی سیاست جس احمدی نے بھی کرنی ہے اسے اجازت ہے لیکن چونکہ کوئی سیاسی جماعت بھی اس معیار پر پورا نہیں اترتی اس لئے اُن پارٹیوں کا حصہ بننے کی اجازت نہیں ہے-

☆ ایک طالبعلم نے بتایا کہ اُس کی کلاس میں بعض اساتذہ اسلامی تعلیمات کے خلاف باتیں کرتے ہیں- اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انتظامیہ کو توجہ دلائیں کہ اُن کے اصولوں کی خلاف ورزی ہو رہی ہے- جرمن قانون کو اساتذہ توڑ نہیں سکتے، کلاس سے باہر آکر جو مرضی کریں-

☆ ایک سوال تھا کہ خدا تعالیٰ بھی اپنے بارے میں "نحن" کا لفظ استعمال کرتا ہے جو جمع کا صیغہ ہے، حضور انور نے فرمایا کہ "ہم" کا لفظ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے تو وہ اس کی عظیم بادشاہت کا آئینہ دار ہے اور بلند شان کا اظہار ہے- لیکن جب Third Person کا ذکر آئے گا تو کبھی یہ استعمال نہیں ہوگا کہ "انہوں نے" بلکہ ہمیشہ یہی کہا جائے گا کہ "اُس نے"-

☆ ایک سوال ہوا کہ آنحضور ﷺ پر قرآن کریم فرشتہ کے ذریعہ کیوں نازل کیا گیا، کیوں براہ راست دل پر الہام نہیں کیا گیا- حضور نے فرمایا کہ قرآن کا نزول ایک نظام چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو نظام قائم کر رکھا ہے وہ حضرت جبرائیلؑ کے سپرد ہے لیکن جبرائیلؑ کسی سلسلہ کی کڑی نہیں ہے-

☆ نماز تسبیح کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس نماز کا کوئی ذکر رسول اللہ ﷺ کے ہاں نہیں ملتا، صحاح ستہ میں بھی اس کا کہیں ذکر نہیں ہے- یہ چھ سات سو پہلے لکھی جانے والی کتابوں میں شامل کی گئی ہے-

☆ اس سوال کے جواب میں کہ فرض نماز کی پہلی دو رکعات میں تو قرآن کریم کے کسی دوسرے حصہ کی

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

مسلمانانِ ہند کے مفادات کا تحفظ

اور

جماعت احمدیہ کی عظیم الشان قربانیاں

گزشتہ شمارہ میں ہم نے "کارزار شدھی میں جماعت احمدیہ کے انقلابی کردار" کے عنوان سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲/فروری ۱۹۸۵ء کا ایک حصہ شائع کیا تھا۔ اسی سلسلہ میں اب ہم حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مارچ ۱۹۸۵ء کا ایک حصہ ذیل میں شائع کر رہے ہیں جس میں قطعی شواہد سے بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ نے مسلمانان ہند کے مفادات کے تحفظ کے لئے کتنی عظیم الشان قربانیاں دی ہیں۔ (ادارہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"........... میں یہ بیان کر رہا تھا کہ جماعت احمدیہ کو حکومت پاکستان کے قرطاس ابیض میں اسلام اور مسلمان ممالک کی غدار جماعت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جہاں تک مسلمانان ہند کی تاریخ کا تعلق ہے اس کے دو حصے ہیں۔ ایک پاکستان کے قیام سے قبل اور ایک پاکستان کے قیام کے بعد۔ قیام پاکستان سے قبل کے جو اہم واقعات ہیں ان میں سے چند ایک میں نے گزشتہ خطبہ میں نمونۃً پیش کئے تھے اور چند ایک کا آج کے لئے انتخاب کیا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جب بھی بر صغیر پاک و ہند کے مسلمانوں پر کوئی بھی مصیبت ٹوٹی یا کسی رنگ میں ان کی مذہبی دل آزاری ہوئی تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ اُن مشکلات کو دور کرنے میں اور اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کے لئے صف اوّل کی قربانیاں کرنے والے لوگوں میں شامل تھی بلکہ بسا اوقات یہ جدوجہد جو مختلف وقتوں میں شروع ہوتی رہی اس کا سہرا کلیۃً جماعت احمدیہ کے سر تھا اور وہی اس جہاد کی علمبردار رہی۔ گو دوسرے مسلمان شرفاء نے بھی شرکت کی اور جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت تعاون کیا۔ لیکن وہ عظیم تحریکات جو حقیقۃً مسلمانوں کی خدمت کے لئے گزشتہ دور میں بر صغیر پاک و ہند میں چلائی گئیں ان میں زیادہ تر راہنمائی اور زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کو ملتی رہی۔ ہندوستان میں جن سالوں میں خاص طور پر مسلمانوں کی دل آزاری کی گئی ہے ان میں سے ۱۹۲۷ء کا سال خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ یہ وہ سال ہے جس میں بدنام اور نہایت ہی رسوائے عالم کتاب "رنگیلا رسول" لکھی گئی اور آنحضرت ﷺ کی مقدس ذات پر اس قدر خوفناک اور کریہہ حملے کئے گئے کہ ان کے تصور سے بھی مسلمان کا خون کھولنے لگتا ہے۔ اور ابھی یہ صدمہ کم نہیں ہوا تھا بلکہ اس کے مصنف راجپال کے خلاف ایک مہم جاری تھی کہ ایک اور آریہ رسالہ "ورتمان" میں ایک ہندو عورت نے آنحضرت ﷺ کے متعلق ایک ایسا ناپاک مضمون لکھا کہ کوئی شریف النفس انسان اس کو پڑھ بھی نہیں سکتا۔ مسلمان تو مسلمان کوئی دوسرا بھی اس کو پڑھے تو حیران ہو کہ یہ کیسی سیاہ کار عورت ہے جس کے قلم سے ایسے خبیثانہ کلمات ایک مذہب کے بانی کے متعلق نکل رہے ہیں۔ ایک عام مذہب کے بانی کے متعلق بھی کوئی شریف انسان اس قسم کے کلمات نہیں کہہ سکتا۔ مگر سید وُلد آدمؑ کے متعلق جو سب پاکوں سے بڑھ کر پاک تھے، جو سب سیدّوں سے بڑھ کر سید تھے، سب سرداروں سے بڑھ کر سردار تھے، جن کی خاطر کائنات کو پیدا کیا گیا اور جو نہ صرف خود پاک بلکہ دوسروں کو پاک بنانے والے تھے۔ جو زکی ہی نہیں بلکہ مُزکّی بھی تھے، جن کی برکت اور فیض سے انبیاء پاک بنائے گئے ان کے متعلق ایسے ناپاک حملے تھے کہ قلم میں یارا نہیں کہ ان حملوں کا ذکر بھی کر سکے۔ ایسے موقع پر ان مخالفانہ حملوں کے خلاف جو تحریک اٹھی اور مسلمانوں کو اس سلسلہ میں جو عظیم الشان جدوجہد کرنا پڑی۔ سوال یہ ہے کہ اس کا سہرا کانگرسی علماء کے سر تھا یا مودودی علماء کے سر تھا یا جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ اس عظیم جدوجہد میں نہ صرف غیر معمولی طور پر حصہ لیں بلکہ اس کی سیادت کی توفیق پائیں۔ مضمون چونکہ لمبا ہونے کا خطرہ تھا اس لئے میں نے مختصراً ہندوستان کے ایک مسلمان اخبار کا ایک اقتباس آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے چنا ہے اور اسی طرح میں آپ کے سامنے دو ہندو اخبارات کے اقتباسات بھی رکھتا ہوں۔ ان سے یہ بات خوب کھل جائے گی کہ عالم اسلام کے ان دردناک لمحات میں سب سے زیادہ درد کس جماعت کو تھا اور کس کے راہنما نے غیر معمولی شدت کے ساتھ جوابی حملے کئے۔

مسلمانوں پر

جماعت احمدیہ کے احسانات

اخبار "مشرق" گورکھپور اپنی اشاعت ۲۳/ستمبر ۱۹۲۷ء میں لکھتا ہے:

"جناب امام جماعت احمدیہ کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں"۔

(دور حاضر کے قدر شناس اگر ان کو بھول جائیں تو یہ ان کی مرضی ہے لیکن اخبار "مشرق" گورکھپور لکھتا ہے کہ مسلمانوں پر تو بہرحال احسان ہے۔ جو دائرہ مسلمانی سے نکلنا چاہتا ہے اس کی مرضی ہے کہ وہ نکل جائے لیکن قیامت تک ان احسانات کا ذکر مسلمانوں پر احسانات کے طور پر چلتا رہے گا)۔ اخبار مذکور لکھتا ہے:

"آپ ہی کی تحریک سے ورتمان پر مقدمہ چلایا گیا۔ آپ ہی کی جماعت نے "رنگیلا رسول" کے معاملہ کو آگے بڑھایا، سرفروشی کی اور جیل خانے جانے سے خوف نہیں کھایا۔ آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر کو انصاف اور عدل کی طرف مائل کیا۔ آپ کا پمفلٹ ضبط کر لیا گیا مگر اس کے اثرات کو زائل نہیں ہونے دیا اور لکھ دیا کہ اس پوسٹر کی ضبطی محض اس لئے ہے کہ اشتعال نہ بڑھے اور اس کا تدارک نہایت ہی عادلانہ فیصلے سے کر دیا۔ اور اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں"۔

یہ آپ کے آزاد اخبارات کی کل کی باتیں ہیں۔ ان شرفاء کی جن کو انصاف کا کچھ پاس تھا جو تاریخ کو مسخ کرنے کے قائل نہیں تھے جو حق بات کو حق کہنے کی جرأت رکھا کرتے تھے وہ یہ کہہ رہے تھے۔ اخبار مذکور مزید لکھتا ہے:

"جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں **صرف ایک احمدی جماعت ہے جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہے اور خاص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے**"۔

یہ تو مسلمان اخبار لکھ رہے تھے۔ ہندو اخبارات کے نزدیک بھی اُس دور میں سب سے زیادہ شدید جوابی حملے کرنے والے احمدی ہی تھے۔ یعنی جن کے ساتھ مقابلہ تھا ان کی آواز سنئے۔ اور وہ ہندو اس سے استفادہ کر کے وہی کام کر رہے تھے جو آج احرار کر رہے ہیں۔ اس زمانہ میں ہندو مسلمانوں کو احمدی مسلمانوں سے لڑانے کے لئے بھرپور کوشش کر رہے تھے اور ان کو بار بار یہ بتا رہے تھے کہ احمدی غیر مسلم ہیں۔ یعنی احرار کا کام اس وقت آریہ سماجیوں نے سنبھالا ہوا تھا اور وہ مسلمانوں کو کہہ رہے تھے بے وقوفو! احمدی تو غیر مسلم ہیں ان کے پیچھے کیوں لگتے ہو ان کے پیچھے لگ کر اپنے رسول کی غیرت کیوں دکھا رہے ہو، یہ جانیں قربان کرتے ہیں تو انہیں مٹنے دو تمہارا (نعوذ باللہ من ذالک) اس رسول سے کیا تعلق جس کی خاطر احمدی سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس اخبار کے الفاظ سنیں:

"مرزائیوں کا احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں اس قدر اختلاف رائے ہے کہ مرزائی مسلمانوں کو، مسلمان مرزائیوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ابھی کل کا ذکر ہے کہ ایک مسلمان نے مولوی کفایت اللہ صدر جمعیت العلماء دہلی سے مرزائیوں کے متعلق فتویٰ طلب کیا تھا۔ آپ نے جو فتویٰ دیا وہ جمعیت علماء کے آرگن "الجمعیۃ" دہلی کے کالموں میں شائع ہوا ہے اس میں مولانا کفایت اللہ نے مرزائیوں کو کافر قرار دیتے ہوئے ان کے ساتھ زیادہ میل جول بڑھانے کو برا قرار دیا ہے"۔

حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنے والے یہ لوگ مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف انگیخت کر رہے ہیں اور یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ہم تم بھائی بھائی ہیں اس لئے ان احمدیوں کے پیچھے نہ جاؤ جو حضرت محمد رسول کریم ﷺ کی غیرت رکھتے ہیں۔ ایک آواز آج اٹھ رہی ہے کہ ہم تم بھائی بھائی ہیں اور ایک آواز کل بھی اٹھی تھی کہ ہم تم بھائی بھائی ہیں۔ آج بعض نادان مسلمانوں کی طرف سے یہ آواز اٹھی ہے جبکہ پہلے آریہ صاحبِ ہوش لوگوں کی طرف سے یہ آواز اٹھی تھی اور فتنہ پھیلانے کے لئے استعمال کی گئی تھی۔ اخبار لکھتا ہے کہ یہ مولانا کفایت اللہ کا فتویٰ ہے جو ہم تمہیں بتا رہے ہیں اور جس کا تمہیں علم نہیں کہ احمدیوں سے میل جول بھی منع ہے۔

"مگر مرزائیوں کی چالاکی، ہوشیاری اور خوش قسمتی ملاحظہ ہو جو مسلمان ان کو کافر قرار دیتے ہیں ان کے ہی لیڈر مرزائی بنے ہوئے ہیں۔ اس وقت لاہور کے بدنام اخبار "مسلم آؤٹ لک" کے ایڈیٹر اور پرنٹر پبلشر کے قید ہونے پر تمام ہندوستان کے مسلمان ایک غیر معمولی مگر فرضی جوش کا اظہار کر رہے ہیں اور 'مسلم آؤٹ لک' کی پیروی کے لئے بے قرار ہوئے پھرتے ہیں۔ اخبار "مسلم آؤٹ لک" کے متعلق ہمیں یہ معلوم کر کے ازحد حیرت ہوئی ہے کہ اس کے ایڈیٹر مسٹر دلاور شاہ بخاری احمدی تھے۔ (جنہوں نے ورتمان کے مضمون پر جوابی حملہ کیا تھا) اور جب ہائی کورٹ کا نوٹس ان کے نام آیا تو وہ مرزا قادیانی کے پاس گئے تاکہ اپنے ڈیفنس یا طرز عمل کے متعلق اس کی رائے لیں۔ مرزا نے انہیں مشورہ دیا کہ معافی مانگنے کی بجائے قید ہو جانا بہتر ہے"۔

(محمد مصطفیٰ ﷺ کی غیرت کی خاطر اگر تم قید ہوتے ہو تو کوئی پرواہ نہیں۔ چنانچہ واقعۃً یہی ہوا اور انہیں قید بامشقت کی سزا دی گئی اور انہوں نے بڑی خوشی سے اسے قبول کیا۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ وہ مرزا قادیانی کے پاس گئے اور انہوں نے یہ مشورہ دیا۔ غرضیکہ ہر پہلو سے یہ ایک احمدی تحریک ہے"۔

(اخبار گورو گھنٹال" لاہور ۱۱/جولائی ۱۹۲۷ء)

کہاں ہے آج کے مؤرخ پاکستان جو ساری اسلامی تاریخ کا حلیہ بگاڑنے کے درپے ہیں۔ اور ان کے ہاتھوں سے لکھی ہوئی تاریخ پاکستان تو پہچانی نہیں جا رہی۔ وہ تحریک جو آنحضرت ﷺ کی غیرت، محبت اور عشق میں اٹھی تھی اس میں جن لوگوں کے ساتھ مقابلہ تھا اور جن پر چوٹیں پڑ رہی تھیں وہ یہ کہہ رہے تھے۔ **"غرضیکہ ہر پہلو سے یہ ایک احمدی تحریک ہے"۔**

اسی طرح "پرتاپ" اور دوسرے اخباروں نے بھی اس مضمون پر قلم اٹھائے اور کھلم کھلا یہ تسلیم کیا کہ اصل جوابی حملہ جس سے ہمیں شدید خطرہ ہے اور ہمیں نقصان پہنچ رہا ہے وہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہے۔

مسلمانانِ کشمیر کی

بے لوث خدمت و اعانت

دوسرا اہم موقع جو مسلمانانِ ہند کے لئے ایک نہایت ہی تکلیف دہ اور دردناک موقع تھا اور جس سے مسلمانوں کی سیاسی جمعیت اور سیاسی بقا کے خلاف ایک بہت بڑا خطرہ درپیش تھا اس کا آغاز کشمیر سے ہوا۔ جب کہ کشمیر کے ڈوگرہ مہاراجہ نے مسلمانوں کے حقوق تلف کرنے شروع کئے اور ایک ناپاک مثال قائم کی کہ جہاں بھی ہندو اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کو ان کے تمام حقوق سے محروم

کردیا جائے۔ اس موقع پر مسلمانوں میں شدید بے چینی کی لہر دوڑ گئی اور ہندوستان کے شمال سے جنوب تک اہلِ فکر ونظر نے یہ سوچنا شروع کیا کہ اس کا کوئی علاج ہونا چاہئے۔ چنانچہ اس زمانے کے بڑے بڑے مفکرین اور سیاسی راہنماؤں کی نظریں قادیان کی طرف اٹھنے لگیں اور انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو خطوط کے ذریعہ اور پھر پیام بر بھجوا کر توجہ دلائی کہ اگر آپ ہی اس کام کو سنبھالیں گے تو چل سکے گا ورنہ آپ کے بغیر یہ کشتی کنارے لگتی نظر نہیں آتی۔ ان لوگوں میں ایک وہ بھی تھے جن کو آج جماعت احمدیہ کے مخالفت کرنے والے مسلمان لیڈروں میں سرفہرست پیش کیا جارہا ہے یعنی ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال، جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پرائیویٹ سیکرٹری شیخ یوسف علی صاحب کے نام ایک خط ۵/ ستمبر ۱۹۳۰ء کو لکھا۔ چونکہ اس قسم کے حوالہ جات زیادہ تر جماعت احمدیہ کے اخباروں میں چھپتے تھے اس لئے عموماً غیر احمدی علماء عام مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ یہ جھوٹے حوالے ہیں جو ان کے اپنے اخبارات میں چھپے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں نے ان حوالوں کی بجائے آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے علامہ سر محمد اقبال کا یہ خط چنا ہے جو ان کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے اور جس پر ان کے دستخط بھی موجود ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

"چونکہ آپ کی جماعت منظم ہے اور نیز بہت سے مستعد آدمی اس جماعت میں موجود ہیں اس واسطے آپ بہت مفید کام مسلمانوں کے لئے انجام دے سکیں گے۔

باقی رہا بورڈ کا معاملہ سو یہ خیال بھی نہایت عمدہ ہے۔ میں اس کی ممبری کے لئے حاضر ہوں۔ صدارت کے لئے کوئی زیادہ مستعد اور مجھ سے کم عمر کا آدمی ہو تو زیادہ موزوں ہوگا لیکن اگر اس بورڈ کا مقصد حکام کے پاس وفود لے جانا ہو تو ہمیں اس سے معاف فرمایا جائے۔ وفد بے نتیجہ ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ مجھ میں اس قدر چستی اور مستعدی باقی نہیں رہی بہرحال اگر آپ ممبروں میں میرا نام درج کریں تو اس سے پہلے باقی ممبروں کی فہرست ارسال فرمائیں"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس خط اور بعض دوسرے خطوط کے نتیجہ میں جو دوسرے مسلمان علماء اور سیاسی راہنماؤں کی طرف سے آپ کی خدمت میں لکھے گئے ایک کانفرنس بلوانے کی تجویز کی۔ اس کانفرنس کا انعقاد شملہ میں نواب سر ذوالفقار علی صاحب کی کوٹھی پر ۱۹۳۱ء میں ہوا۔ اس کانفرنس میں جو بڑے بڑے راہنما شامل ہوئے ان میں سے چند نام میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ شمس العلماء خواجہ حسن نظامی، سر میاں فضل حسین صاحب، سر محمد اقبال صاحب، سر ذوالفقار علی خان صاحب، جناب نواب صاحب کنج پورہ، خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب، سید محمد محسن شاہ صاحب ایڈووکیٹ، مولوی محمد اسماعیل صاحب غزنوی (امرتسر)، مولوی نورالحق صاحب مالک "مسلم آؤٹ لک"، سید حبیب صاحب ایڈیٹر "سیاست" وغیرھم۔ اس کے علاوہ مولوی میرک شاہ صاحب سابق پروفیسر دیوبند نمائندہ کشمیر کی حیثیت سے اور اللہ رکھا صاحب ساغر نمائندہ جموں کی حیثیت سے اس میں شامل ہوئے۔ اس کانفرنس کے آخر پر علامہ سر محمد اقبال نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا نام پیش کیا اور کہا کہ:

"میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اگر اس کشمیر موومنٹ کو کامیاب بنانے کے ارادے ہیں تو جماعت احمدیہ کے امام مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سوا اور کوئی اہل نہیں"۔

یہ آواز اٹھتے ہی ہر طرف سے تائیدی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ اور بالاتفاق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو اس کانفرنس کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے فرمایا:

"حضرت صاحب! جب تک آپ اس کام کو اپنے صدر کی حیثیت سے نہ لیں گے یہ کام نہیں ہوگا"۔

(لاہور ۵/ اپریل ۱۹۶۵ء صفحہ ۱۲ کالم ۲)

یہ تو ایک لمبی داستان ہے کہ جماعت احمدیہ نے مسلمانانِ ہند کے مفادات کے تحفظ کے لئے کتنی عظیم الشان قربانیاں دی ہیں۔ کشمیر میں ہر طرف، ہر گل بوٹے میں اس کی یادیں بکھری پڑی ہیں۔ جماعت کے بڑے بڑے عالم کیا اور ان پڑھ کیا، امیر کیا اور غریب کیا سبھی اپنے خرچ پر وہاں جاتے تھے اور مسلمانوں کی بے انتہاء خدمت کرتے تھے اور ان پر کوئی بوجھ نہیں بنتے تھے۔ لٹریچر تقسیم کرتے اور کشمیر کے اس وقت کے راجہ کے مظالم کا شکار ہوتے تھے اور قید کئے جاتے تھے۔ پھر وکلاء کے قافلے وقف کر کے جاتے اور ان مسلمان بھائیوں کی خاطر مقدمے لڑتے تھے جنہیں سزائیں ملتی تھیں۔ پس یہ ایک بہت بڑی داستان ہے اور سینکڑوں صفحات کی کتابیں اس مضمون پر لکھی گئی ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ تاریخ کشمیر کا ذکر ہو اور جماعت احمدیہ کی عظیم الشان خدمات کے بغیر وہ تاریخ، تاریخ کہلا سکے۔ اس وقت میں یاددہانی کے طور پر آپ کے سامنے اس وقت کے بعض مسلمان اخبارات اور رسائل کے دو تین اقتباس پیش کرتا ہوں۔ اخبار "سیاست" کے مدیر مولانا سید حبیب صاحب اپنی کتاب "تحریک قادیان" میں لکھتے ہیں:

"مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے صرف دو جماعتیں پیدا ہوئیں"۔

سید حبیب کی اس کتاب کے نام سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مخالفانہ کتاب ہے لیکن اس زمانہ میں مخالفوں میں بھی کچھ نہ کچھ خدا کا خوف پایا جاتا تھا اور بسا اوقات حق تسلیم کرنے پر مجبور ہو جایا کرتے تھے۔ مدیر موصوف یہ وضاحت کر رہے ہیں کہ یہ لوگ آخر کیوں جماعت احمدیہ کے ساتھ شامل ہوئے اور اس تحریک میں حصہ لیا جس کی سربراہی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کر رہے تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

"مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے صرف دو جماعتیں پیدا ہوئیں۔ ایک کشمیر کمیٹی اور دوسری احرار۔ تیسری جماعت نہ کسی نے بنائی نہ بن سکی۔ احرار پر مجھے اعتبار نہ تھا۔ اور اب دنیا تسلیم کرتی ہے کہ کشمیر کے یتامی، مظلومین اور بیواؤں کے نام سے روپیہ وصول کر کے احرار شیرِ مادر کی طرح ہضم کر گئے"۔

(یہ وہی احرار ہیں جو آج پاکستان پر مسلط کئے جا رہے ہیں)۔

"ان میں سے ایک لیڈر بھی ایسا نہیں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اس جرم کا مرتکب نہ ہوا ہو۔ کشمیر کمیٹی نے انہیں دعوت اتحاد و عمل دی مگر اس شرط پر کہ کثرت رائے سے کام ہو اور حساب باقاعدہ رکھا جائے۔ انہوں نے دونوں اصولوں کو ماننے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میرے لئے سوائے ازیں چارہ نہ تھا کہ میں کشمیر کمیٹی کا ساتھ دیتا۔ اور میں بیانگِ دُہل کہتا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صدر کشمیر کمیٹی نے تندہی، محنت، ہمت، جانفشانی اور بڑے جوش سے کام کیا اور اپنا روپیہ بھی خرچ کیا اور اس کی وجہ سے میں ان کی عزت کرتا ہوں"۔ (صفحہ ۴۲)

مولانا عبدالمجید سالک مدیر "انقلاب" اپنی کتاب "سرگزشت" میں لکھتے ہیں کہ:

"جب احرار نے احمدیوں کے خلاف بلا ضرورت ہنگامہ آرائی شروع کر دی اور کشمیر کی تحریک میں متخالف عناصر کی ہم مقصدی و ہم کاری کی وجہ سے جو قوت پیدا ہوئی تھی اس میں رخنے پڑ گئے تو مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا اور ڈاکٹر محمد اقبال اس کے صدر مقرر ہوئے۔ کمیٹی کے بعض ممبروں اور کارکنوں نے احمدیوں کی مخالفت محض اس لئے شروع کر دی کہ وہ احمدی ہیں۔ یہ صورت حال مقاصد کشمیر کے اعتبار سے سخت نقصان دہ تھی"۔

(سرگزشت صفحہ ۳۴۲)

اب سنئے اُس وقت ہندو پریس کیا لکھ رہا تھا اور ہندوؤں کو مسلمانوں کی کس جماعت سے خطرہ نظر آرہا تھا اور ان کے نزدیک کون تھا جو مسلمانان کشمیر کے لئے بے قرار ہو کر میدان عمل میں کود پڑا تھا۔ اس بارے میں اخبار "ملاپ" یکم اکتوبر ۱۹۳۱ء صفحہ ۵ پر لکھتا ہے:

"مرزا قادیانی نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی اس غرض سے قائم کی ہے تاکہ کشمیر کی موجودہ حکومت کا خاتمہ کر دیا جائے اور اس غرض کے لئے انہوں نے کشمیر کے گاؤں گاؤں میں پراپیگنڈہ کیا............ انہیں روپیہ بھیجا، ان کے لئے وکیل بھیجے، شورش پیدا کرنے والے واعظ بھیجے۔ شملہ میں اعلیٰ افسروں کے ساتھ سازباز کرتا رہا"۔

پاکستان کے سربراہوں سے میں یہ پوچھتا ہوں کہ تم جس جماعت کو آج مسلمانوں کے خلاف سازباز کرنے والی قرار دے رہے ہو۔ اس کے متعلق کچھ خدا کا خوف کرو، اس جماعت پر غیر تو الزام لگاتے ہیں اور ہمیشہ لگاتے رہیں ہیں کہ یہ جماعت مسلمانوں کے حق اور خیر خواہی میں ساز باز کرنے والی جماعت ہے۔ اور قرآنی الفاظ اگر یہ جماعت اُذُنٌ ہے تو اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ ہے یعنی تمہاری بھلائی اور خیر خواہی کے کان رکھتی ہے نہ کہ تمہاری بدی کے کان۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ذکر کرتے ہوئے اخبار "ملاپ" ۳۰/ ستمبر ۱۹۳۱ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ:

"کشمیر میں قادیانی شرارت کی آگ لگائی۔ واعظ گاؤں گاؤں گھومنے لگے۔ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ چھپوائے گئے، اردو میں اور کشمیری زبان میں بھی۔ اور انہیں ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کیا گیا۔ مزید برآں روپیہ بھی بانٹا گیا"۔ (صفحہ ۵)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

بجلی کی شکلیات کا جلد از جلد ازالہ نہ کر سکنے کی صورت میں کمپنیاں صارفین کو ہرجانے ادا کریں گی

سڈنی آسٹریلیا میں بجلی کا محکمہ جو اب تک سٹیٹ گورنمنٹ کی ملکیت تھا اب پرائیویٹ کمپنیوں کو بیچنے کا منصوبہ بنایا جارہا ہے۔ بعض حلقوں کو تشویش ہے کہ پرائیویٹ ادارے خدمت کا اچھا معیار قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ ان خدشات کو دور کرنے کے لئے حکومت عنقریب ایک بل پارلیمنٹ میں پیش کر رہی ہے جس کے تحت وقت پر کام نہ کرنے کی صورت میں کمپنیاں صارفین کو ہرجانے ادا کریں گی۔ مثلاً اگر بجلی کا کنکشن بحال کرنے میں دیر ہوئی تو ۶۰ ڈالر یومیہ ہرجانہ ادا کیا جائے گا (جو تقریباً ۵۰۰ یونٹ بجلی کی قیمت بنتی ہے)۔ بغیر نوٹس دیئے بجلی بند کرنے پر کمپنی ۲۰ ڈالر ہرجانہ دے گی اور اگر سٹریٹ لائٹ کا بلب بروقت تبدیل نہ کیا گیا تو شکایت کرنے والے کو ۱۵ ڈالر ہرجانہ ادا کیا جائے گا۔ اگر کمپنی کا نمائندہ کسی گاہک کے ساتھ میٹنگ میں ۱۵ منٹ تاخیر سے پہنچا تو کمپنی اس شخص کو ۲۵ ڈالر ہرجانہ ادا کرے گی۔ یہ تمام ہرجانے نقدی کی صورت میں نہیں بلکہ بلوں کی رقوم کو کم کرنے کی صورت میں ادا کئے جائیں گے۔ اور ہرجانہ کی رقم ۳۰۰ ڈالر سے زائد نہیں ہوگی۔ (سڈنی ہیرلڈ ۷.۵.۹۸)

یہ ہرجانے بتاتے ہیں کہ حکومت اور عوام بجلی کی کمپنیوں سے کس اعلیٰ کارکردگی کی توقع رکھتے ہیں اور ان کے عام معیار کارکردگی کا پیمانہ کیا ہے۔ تیسری دنیا کے ممالک میں وسائل کی کمی اور ناقص کارکردگی کے باعث ایسا سوچا بھی نہیں جاسکتا۔ ☆......☆......☆

Master Of Business
Air Travel
Frankfurt (Germany)
Fahre Calais - Dover
5-Tage-Ticket 158 DM Nacht
15-Tage-Ticket 199 DM Nacht
Euro Tunnel Calais Folkstone
Jahres Ticket 175 DM Nacht
Jahre Ticket 250 DM Tag
(Ticket Home Service)
U.K.Jalsa Salana Fluge in aller Welt
Flug
Frankfurt-London Tax+DM
(069) 5 07 26 03
Anruf genugt - (Mobeen Javaid) Handy Serice rvice

خطبہ جمعہ

دعا کے بغیر اور مقبول دعاؤں کے بغیر آج نہ ہندوستان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں نہ پاکستان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں

ــــــ ہر ملک کا احمدی اپنے ملک کا وفادار ہو اور ــــــ ہر ملک کے احمدی کی وفاداری کسی دوسرے ملک کے خلاف نہ ہو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۹/ مئی ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۹/ ہجرت ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اِنَّ اللّٰه يَامُرُكُمْ اَنْ تُؤَدّوا الاَمٰنٰتِ اِلىٰٓ اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ. اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِه. اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعاً بَصِيْراً﴾(النّسآء :۵۹)

یہ آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے یہ سورۃ النساء کی انسٹھویں آیت ہے اور بظاہر شاید یہ دکھائی نہ دے کہ اس کا گہرا تعلق پاکستان اور ہندوستان میں رونما ہونے والے واقعات سے ہے مگر جیسا کہ میں اس خطبے کے دوسرے حصے میں وضاحت کروں گا اس کا بہت گہرا اطلاق برصغیر میں رونما ہونے والے واقعات سے ہے اور ان مسائل کا حل بھی اسی میں شامل ہے جو آج ہمیں درپیش ہیں۔ لیکن اس سے پہلے میں عمومی تبصرہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس آیت کا پس منظر جو اس وقت دکھائی دے رہا ہے وہ روشن ہو جائے۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایک پہلا راؤنڈ ہوا تھا جس کے متعلق خیال تھا کہ ہندوستان وہ راؤنڈ جیت گیا ہے اور پاکستان کو وہاں کے ایک وزیر نے کھلم کھلا چیلنج کیا کہ اب نکالو اپنا ایٹم بم اگر تمہارے پاس بھی ہے۔ حقیقت میں یہ بات ایسے نہیں جیسے دکھائی دے رہی ہے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں کے ایٹم بمز کے متعلق یا ان کے بم بنانے کی صلاحیت کے متعلق اور بموں کا جتنا ذخیرہ وہ اکٹھے کر چکے ہیں ان کے متعلق تمام متجسس عالمی طاقتوں کو شروع سے علم ہے۔ جو وہ جھوٹ بول رہے ہیں اور دھوکہ دے رہے ہیں یہ سراسر برصغیر میں ایک فساد پھیلانے کی ایک مذموم کوشش ہے، جو ایک جال بنا گیا ہے وہ انہوں نے ڈال دیا ہے اور اس جال کے ڈالنے میں ہندوستان بھی آلۂ کار بنا ہوا ہے اور ہندوستان کو علم نہیں کہ یہ دھوکہ دینے والے لوگ ہیں۔

جو دجل کا پہلو ہے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے بیان فرمادیا تھا۔ ہندوستانی تو، یعنی اکثر ان کے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس پیش گوئی کو قبول نہیں کرتے۔ لیکن یہ امرِ واقعہ ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جس قوم کی بعض صفات کو پیش نظر رکھ کر یا جن قوموں کی بعض صفات کو پیش نظر رکھ کر لفظ دجال کا اطلاق فرمایا تھا وہ آج عالمی طاقتوں پر بعینہٖ پورا اتر رہا ہے۔ دجل اور فریب کی حکومت ہے جس کے نتیجے میں یہ جال بنتے ہیں اور پھر ڈالتے ہیں اور اس میں وہ مچھلیاں قابو آتی ہیں جو سمجھتی ہیں کہ ہم ان کے جال میں قابو آنے والے نہیں، ہمیشہ قابو آجاتی ہیں۔ اب بظاہر یہ صرف پاکستان کے خلاف سازش ہے مگر حقیقت میں جیسا کہ حالات سے ظاہر ہو گا اور میں اس کا تجزیہ تفصیل سے پیش کروں گا یہ ہندوستان کے خلاف بھی سازش ہے۔ یہ پاکستان اور ہندوستان کے عوام کے خلاف سازش ہے اور ان دونوں ملکوں کو ہمیشہ کے لئے ناکارہ کرنے کی ایک سازش ہے جس کے متعلق آئندہ حالات اپنے پَر پُرزے کھولیں گے تو آپ سب کو دکھائی دینے لگ جائیں گے۔ یہ پس منظر ہے جس کے تعلق میں میں اب موجودہ حالات پر تبصرہ کرتا ہوں۔

یہ جو کہا گیا کہ پہلا راؤنڈ ہندوستان جیت گیا، میں نے بھی ایک موقع پر یہی کہا تھا کہ دیکھنے میں لگتا ہے کہ پہلا راؤنڈ ہندوستان جیت گیا ہے مگر اس کے ساتھ ہی ایک دھمکی بھی ہے اور چیلنج بھی کہ تم بھی ایٹم بم چلا کے دکھاؤ۔ یہ وہ چیز تھی جو میں نے جرمنی کے ایک سوال جواب کے موقع پر کھولی تھی کہ اس میں بہت خطرناک چال پوشیدہ ہے۔ بات تو سب پر عیاں ہونی چاہئے کہ آغاز ہی سے ان عالمی متجسس طاقتوں کی پاکستان اور ہندوستان کے ایٹمی ذخائر پر گہری نظر ہے۔ کوئی انتہائی بے وقوف ہو گا جو اس کا انکار کرے۔ اسلئے ہندوستان کو بھی علم تھا کہ پاکستان کے پاس یہ ایٹمی ذخائر موجود ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انہوں نے اس فخر سے اعلان کیا ہو کہ ہے نہیں دکھاؤ، لیکن ظاہر یہی کیا کہ کر کے تو دکھاؤ۔ اس وقت تک پاکستان کی حکومت نے بھی یہ اعلان نہیں کیا تھا کہ ہمارے پاس ذخائر موجود ہیں اس لئے وہ یہ اعلان کرتے رہے کہ ہمارے پاس Know How یعنی اس کا علم موجود ہے اور جب چاہیں ہم ایک منٹ کے اندر اندر ایٹم بم بنا سکتے ہیں۔ گوہر ایوب صاحب نے کہا اتنا آسان ہے جیسے تالے میں چابی گھمادی جائے۔ یہ نہایت احمقانہ بات ہے۔ تالے میں چابی گھمانے کا اور عمل ہے اور ایٹم بم بنانے کا فیصلہ کرنے کے بعد وقت کا انتظار یہ ایک بالکل اور بات ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی فیصلہ کرنے کے بعد فوری طور پر ایٹم بم نہیں بنا سکتی، لمبے وقت چاہئیں۔ چنانچہ یہ وہ حصہ تھا جس کو عملاً انہوں نے اس اعلان کے ساتھ ظاہر کر دیا کہ چابی فیصلے کی چاہئے۔ عملاً ہمارے پاس موجود ہے اور چونکہ اس وقت حالات کا اقرار پاکستان کی طرف سے نہیں تھا اس لئے بظاہر یہ کہا جا سکتا تھا کہ ہو سکتا ہے انہوں نے چین سے ایٹم بم حاصل کر لیا ہو لیکن یہ بات درست نہیں۔ آغاز ہی سے سب کو علم تھا کہ پاکستان کے پاس کتنے ایٹم بم بن چکے ہیں، کتنے موجود ہیں خزانے میں اور اسی طرح ہندوستان کا بھی علم تھا۔

جو ڈرامہ کھیلا گیا ہے اب میں اس کے متعلق بتاتا ہوں کہ ڈرامہ ہے کیا۔ جب ہندوستان نے یہ چال چلی اور ایٹمی دھماکہ کیا تو اس کے خلاف پابندیاں عائد کی گئیں اور بڑی حکومتیں چاہتی تھیں کہ پاکستان کے خلاف بھی ضرور پابندیاں عائد کریں۔ اس لئے انڈیا کی حکومت یا اس کے سربراہوں نے یہ اعلان کیا کہ دھماکہ کر کے دکھاؤ۔ اچھا بھلا علم تھا کہ موجود ہے سب کچھ، وہ چاہتے تھے کہ یہ دھماکہ کریں تو ان کے اوپر بھی بعینہٖ اسی طرح کی پابندیاں عائد کی جائیں اور اس طرح ملک کے عوام غربت کی چکی میں پیسے جائیں۔ اُن کا ایک مخفی سہارا موجود تھا اگرچہ وہ بھی ایک دھوکہ ہے۔ جب بھی عالمی طاقتیں کسی ملک کی مالی امداد بند کرنے کا فیصلہ کرتی ہیں، اگر وہ جاری رکھنا چاہیں تو ہمیشہ اسرائیل کو استعمال کرتی ہیں۔ اسرائیل کی معرفت وہ مخفی مالی امداد جاری رہتی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا یہ بھی ہندوستان کے ساتھ دھوکہ ہے۔ اسرائیل کے ذریعے ملنے والی امداد جنگ کو پھیلانے میں اور اس کے خطرناک اثرات کو ظاہر کرنے کے لحاظ سے یہ امداد ممد ہو سکتی ہے یعنی ایک دھوکہ ہو سکتا ہے کہ اس امداد سے ہمیں گویا کہ جنگی کارخانے چلانے کے لئے مالی سہولتیں مہیا ہو گئیں لیکن ناممکن ہے کہ اسرائیل ہو یا امریکہ ہو ہندوستان کے بھوکے عوام کا پیٹ بھر سکے، یہ دھوکہ ہے۔ جنگ شروع کروادیں گے اور جیسا کہ قرآن کریم نے شیطان کا حال لکھا ہے کہ تیلی لگا کر پیچھے ہٹ جائے گا اور اس کے بداثرات پھر ہندوستان کو خود برداشت کرنے پڑیں گے۔ یہ حماقت ہے جو وہاں کی لیڈرشپ سے سرزد ہوئی ہے اور ایٹمی دھماکہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ پاکستان کو ٹریپ (Trap) کیا جائے۔

پاکستان نے جو جوابی ایٹمی دھماکہ کیا ہے اس کا پاکستان کو پوری طرح حق تھا اس میں ہرگز کوئی شک

نہیں۔ لیکن اہل عقل کا کام تھا کہ اس حق کو اپنے مفاد کے طور پر استعمال کریں، مخالف استعمال نہ کریں۔ عملاً اس وقت پاکستان کا جو Census ہے اس میں ستر فیصد لوگوں نے ایٹمی دھماکے کے حق میں اور تیس فیصد نے اس کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ یہ بات درست نہیں کہ جو تیس فیصد ہیں وہ ملک کے دشمن ہیں۔ ان میں بھاری تعداد ایسے دانشوروں کی ہے جن کے سامنے کئی اندیشے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ جانتے ہوں کہ یہ سب کچھ ڈرامہ رچایا گیا ہے تا کہ پاکستان کو گھسیٹ لیں مگر اس جوابی کارروائی سے کم سے کم ایک فائدہ جو فوری طور پر پہنچتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان کو اب ظاہری طور پر جرأت نہیں ہو سکتی کہ پاکستان کو اپنے نیوکلیئر بمز کا نشانہ بنائے۔ یہ جو فتح ہے اس کی خوشیاں جتنی چاہیں پاکستان والے منائیں اس کا ہر پاکستانی کو حق ہے کہ وہ یہ دوسرا راؤنڈ جیتنے کی اس لحاظ سے خوشی منائے۔

لیکن جن لوگوں نے اس کے متعلق غور کر کے یہ اعلان کیا کہ مناسب نہیں تھا، ان کے ذہن میں ایک تو یہ بات ہو سکتی ہے کہ مالی پابندیاں عائد کرنے کا بہانہ بنایا گیا تھا پاکستان اس ٹریپ میں پڑ گیا۔ ہندوستان کو اس کے بغیر بھی جرأت نہیں ہو سکتی تھی کہ پاکستان کو اپنے ایٹمی ہتھیاروں کا نشانہ بنائے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے عملاً جو ٹریپ بنایا گیا ہے، یعنی اہل دانش پاکستان کے جو بات کرتے ہیں یہ بات کرتے ہیں کہ جو ٹریپ بنایا گیا ہے اس ٹریپ کے اندر پاکستان جا پڑا اور اس کے بہت سے نقصانات جو ہیں وہ اب آہستہ آہستہ ظاہر ہونگے۔ دونوں طرف کے عوام گلیوں میں نکلے ہیں بیچارے، دونوں طرف کے عوام کو پتہ ہی کوئی نہیں کہ آگے آئندہ ان سے کیا ہونے والا ہے۔ ہمیشہ ایسی صورت حال میں عوام مارے جاتے ہیں اور غریب عوام قربانی میں سب سے آگے اور مار پڑنے کے لحاظ سے بھی سب سے آگے، ان بے چاروں کا پہلے والا حال بھی نہیں رہے گا۔ وقتی طور پر جشن منانا اور بات ہے مگر بھوکے پیٹ گزارہ کرنا بالکل اور بات ہے۔ یہ جو جنون کا دور ہے دونوں ملکوں میں یہ تو ختم ہو جائے گا باقی بھوک رہ جائے گی۔ پھر بھوک بھی فساد پیدا کرے گی اور ملک کا رہا سہا نظام بھی وہ بھوکے اپنی بغاوت کے ذریعے تباہ کر دیں گے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو گہری نظر سے دیکھنے والی تھیں اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے اہل دانش ان باتوں کو پیش نظر رکھ کر یہ بات کر رہے ہیں۔

دوسری بات ایٹمی تابکاری ہے۔ ان دھماکوں کو محض اس کھیل کا آخری باب تصور کرنا بالکل غلط ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ تابکاری کے اثرات اب لمبے عرصے تک ظاہر ہوتے چلے جائیں گے اور ہندوستان میں جو دھماکے ہوئے تھے اس کی تابکاری کے اثرات بھی پاکستان میں محسوس ہونے لگے ہیں۔ وہاں کے جو روزمرہ کے ٹمپریچرز ہیں، درجہ حرارت، وہ بڑھ گئے ہیں۔ اس لئے جو دھماکے ہمارے اپنے ملک کے اندر ہوئے ہیں ان کی تابکاری سے بے خوف ہونے کی کوئی بھی وجہ نہیں ہے۔ بہت ہی خوفناک چیز ہے۔ وہ دھؤاں ہے جس کے متعلق قرآن کریم نے متنبہ فرمایا تھا کہ ایک ایسا عالمی دھواں ہے جس کے سائے کے نیچے کوئی امن نہیں، وہ ہلاک کرنے والا دھؤاں ہے اور زندگی کی ہر شکل کو ہلاک کر دے گا۔ پس یہ دھؤاں اپنے ملک میں پیدا کر رہے ہیں اور جشن منا رہے ہیں۔ ایسی پیچیدگیاں ہیں اس صورت حال کی کہ جن سے نپٹنا بہت مشکل کام اور بہت دور رس نگاہ کی ضرورت رکھتا ہے اور اہل دانش کو، حکومت کے ہوں یا حکومت سے باہر ان سب کو سر جوڑ کر ان مسائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی حل تجویز کرنا چاہئے۔ اب جو ہو چکا وہ تو ہو چکا آئندہ کیسے ان سے نجات ملے گی یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جو اس وقت در پیش ہے۔

تابکاری کے متعلق تو میں جماعت احمدیہ کو خصوصیت سے اور ان کی وساطت سے سارے پاکستان اور پھر ہندوستان کی جماعت احمدیہ اور سارے ہندوستان کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ ہومیو پیتھک دوا ایک ایسی موجود ہے جس کو ہم نے بارہا تجربہ کر کے دیکھا ہے، تابکاری کے اثرات ہو بھی چکے ہوں تو ان کو مٹانے میں غیر معمولی مدد کرتی ہے۔ ایک دوا کا نام ہے ریڈیم برومائیڈ (Radium Bromide) اور ایک کا نام ہے کارسی نوسن (Carcinosin)۔ میں نے ان دونوں دواؤں کو کامیابی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ ایسے مریضوں کے اوپر استعمال کی ہیں جن کو تابکاری کا ہسپتالوں میں نشانہ بنایا گیا تھا اور خطرہ تھا کہ پھر وہ ہاتھ سے نکل جائیں گے لیکن جب ان دواؤں کو ان پر استعمال کیا گیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بالکل ٹھیک ہنستے کھیلتے وہ اپنے ہسپتالوں سے باہر نکل آئے یا باہر نکلنے کے امیدوار ہیں۔

تو جو میں بات کہہ رہا ہوں یہ ایک فرضی تعلّی کی بات نہیں، درحقیقت آزمودہ بات ہے اور ہر جگہ احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے لئے بھی ان دواؤں کو ابھی استعمال کرنا شروع کر دیں اور غیروں کے لئے بھی اپنی رحمت کا دروازہ کھولیں اور ان کو بھی آمادہ کریں ورنہ ایک دفعہ وسیع پیمانے پہ یہ شروع ہو گئی تو ہر گھر تک پہنچنا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے جیسے بھی ہو سکے اعلان کر کے، اشتہار دے دے کے اہل پاکستان اور اہل ہندوستان سے کہیں کہ اب آپ تابکاری کے خلاف ایک ٹھوس قلعہ بند ہونے کی تیاری کرو۔ اور یہ قلعہ بندی جو میں عرض کر رہا ہوں یہ حقیقت ہے۔ یہ ایک افسانہ یا کہانی نہیں ہے۔ لیکن ناممکن ہے کہ وسیع پیمانے پہ ہر شخص اس نصیحت کو سن بھی سکے، اس پر عمل کر سکے، وہ دوائیں اس کے لئے حاصل ہوں۔ اس لئے میرے کہنے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا لیکن یہ تو ضرور ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک احمدی مخلص اور سچے ثابت ہوں گے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا احسان ہو اور ان کی دعائیں مقبول ہوں تو ان کے ملکوں کے باقی باشندوں پر بھی اللہ تعالیٰ جیسے چاہے احسان کی نظر فرمائے۔ لیکن یہ پیغام پہنچانا میرا فرض ہے۔

اب میں جو اس جال کی اصل حقیقت ہے اس کے متعلق روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ اسرائیل ان باتوں کے پیچھے ہے۔ جو معلومات مجھے ہندوستان سے ملتی رہی ہیں ان کے مطابق اسرائیل کے گوریلے کشمیر میں بھی اور ہندوستانی فوج میں بھی جگہ جگہ پھیلے ہوئے ہیں اور اسرائیل میں ہندوستانی فوجیوں کو گوریلا ٹریننگ دینے کے مراکز بنائے گئے ہیں اور اس کے نتیجے میں کشمیر پر بے انتہا مظالم کا ایک دور آنے والا ہے کیونکہ اسرائیل کی ٹریننگ میں خود ان کی کتابوں کی رو سے جن کا میں نے گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے، محض میرے دعوے کے طور پر نہیں ان کی کتابوں کی رو سے یہ بات داخل ہے، کہ ہم اپنے گوریلوں کو یہ لازمی تربیت دیتے ہیں کہ رحم کا نام بھی ان کو نہ پتہ ہو۔ ایسا تشدد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں کہ جس کے نتیجے میں تمام انسانی جذباتی قدریں پائمال ہوں لیکن ان کو کوڑی کی بھی پرواہ نہ ہو۔ یہ وہ ٹریننگ ہے جو ہندوستان کو دی جا چکی ہے۔

اور جو پہلا خطرہ ان حالات کے بعد مجھے دکھائی دے رہا ہے وہ یہ ہے کہ دونوں طرف کی ایٹمی توانائی کے نتیجے میں ایک دوسرے کو باندھ دیا گیا ہے کہ ایک دوسرے پر ایٹمی حملہ نہ کریں اور کشمیر میں ہندوستان جو بھی کرے وہ اس میں آزاد ہو جائے۔ اور جو مجھے دکھائی دے رہا ہے وہ آئندہ کشمیر پر بے انتہا مظالم کا دور آنے والا ہے۔ جتنے بھی وہاں مزاحمت کے اڈے موجود ہیں پاکستان کہتا ہے کہ پاکستان سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اب جب تعلق نہیں ہے تو پھر احتجاج بھی نہیں کر سکتے، یہ ظاہر بات ہے۔ اس لئے جو پاکستان کہتا ہے اس کے خلاف مجھے کہنے کا حق نہیں ہے کیونکہ بہرحال میرا ملک ہے میں اپنے ملک کے صاحب اقتدار لوگوں کے کھلے دعوے کا انکار نہیں کر سکتا، اس کی عملی ظاہری تردید نہیں کر سکتا۔ پس فرض کریں کہ پاکستان سے ان کا کوئی تعلق نہیں جب کوئی تعلق نہیں تو ہندوستان یہ مؤقف لے گا کہ ہم اپنے ملک کے باشندوں پر جو چاہیں کریں تم کون ہوتے ہو۔ اس کا جواب پاکستان صرف یہ دے سکتا ہے کہ ہیں تو تمہارے ملک کے باشندے مگر عملاً ان کو تمہارے ملک کا باشندہ ہم تسلیم نہیں کرتے اس لئے احتجاج کر سکتے ہیں۔ مگر جب تک باؤنڈریز موجود ہیں ان کے احتجاج کی کوئی بھی قیمت نہیں۔ ہندوستان نے لازماً پورے انتظام کر لئے ہیں کہ ان اڈوں کو جو پاکستان کے نہ سہی مگر ہندوستان کے مفاد کے خلاف ہیں، خواہ وہ مفاد ناجائز ہو، ہندوستان کے مفاد کے خلاف اہل کشمیر میں جہاں جہاں بھی مزاحمت کے اڈے ہیں ان کو کلیۃً بے رحمی کے ساتھ کچل دیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں بے انتہا ظلم ہونے والا ہے۔

اور یہ جو ایٹم بمز یا نیوکلیئر بمز کی Threat اس کا خطرہ ہے وہ دونوں طرف سے Lock ہو کر ڈیٹرنٹ (Deterrent) بن گیا ہے۔ نہ پاکستان ہندوستان کے خلاف بم استعمال کر سکتا ہے، نہ ہندوستان پاکستان کے خلاف بم استعمال کر سکتا ہے۔ یہ جو چھتری بن گئی ہے اس چھتری کے نیچے وہ کشمیر میں ہر اس جدوجہد کا صفایا کر دیں گے جو ان کے مفاد کے خلاف ہے۔ پاکستان احتجاج ہی کر سکتا ہے۔ کن کے پاس؟ ان حکومتوں کے پاس جو اس سازش میں شریک ہیں۔ کیا یونائٹڈ نیشنز میں احتجاج کرے گا جو خوب جانتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور کوئی قدم نہیں اٹھا رہے۔ پس یہ احتجاج بالکل بے معنی ثابت ہو گا اور عملاً ہندوستان کو روک نہیں سکے گا۔ اس کی صرف ایک صورت ہے کہ ہندوستان پھر آزاد کشمیر پر حملہ کرنے کی جرأت کرے جو ان کے ارادوں میں داخل ہے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر پاکستانی فوج کو پوری طرح جوابی کارروائی کا حق ہو گا اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا مگر اس لڑائی نے دونوں ملکوں کی اقتصادیات کو بالکل تباہ کر دینا ہے۔ اقتصادیات کا ایک بڑا حصہ تو پہلے ہی نیوکلیئر ہتھیاروں کی تیاری میں خرچ ہو گیا اور اب جبکہ تمام عالم کی طرف سے مالی پابندیاں عائد ہو چکی ہیں اب مزید جنگ کا نہ ہندوستان متحمل ہو سکتا ہے نہ پاکستان متحمل ہو سکتا ہے۔ یہ وہ خطرات ہیں جو میرے سامنے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر جشن منایا جا رہا ہے تو ایک

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

دوسرے کے ساتھ جو پرانی روایتی دشمنیاں اور مخالفتیں ہیں ان کے نتیجے میں ایک جشن منایا جارہا ہے۔

لیکن گلیوں میں بھنگڑے ڈالنا کوئی حقیقت میں معنی خیز رد عمل نہیں ہے۔ ہندوستان بھنگڑے ڈالے تو ڈالے لیکن پاکستان کے لئے قرآن راہنما تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اسوہ حسنہ راہنما تھا، ان کو میں سمجھتا ہوں مختلف رد عمل دکھانا چاہئے تھا۔ لیکن سب سے زیادہ تکلیف اس بات سے ہوتی ہے کہ جو بھنگڑے ڈال رہے ہیں ان پر ہی مصیبت ٹوٹنی ہے۔ یہ جو بڑے لوگ ہیں یہ اپنے پیسے پہلے ہی بیرونی دنیا میں منتقل کروا بیٹھے ہیں۔ جو پاکستان کے ہمدرد ہیں بیرونی دنیا کے ہوں یا اندرونی انہوں نے پہلے اپنے پیسے یا پاکستان میں رکھے ہوئے تھے یا پاکستان کی اپیل پر کہ ہم تمہیں واپس کرنے کی اجازت دیں گے بہت سارو پیہ باہر سے اندر بھجوادیا اور وہ بھی ٹریپ ہو گئے اب وہ باہر نہیں بھجوا سکتے۔ جنہوں نے پہلے سے پیسہ باہر بھجوایا ہوا ہے وہ اندر منگوا نہیں رہے اگر وہی منگوا لیتے تو بہت بڑا مالی فائدہ ملک کو پہنچ سکتا تھا۔ مگر اپوزیشن ہو یا حکومت ہو ان کے تعلق والے جتنے ہیں جن کا کچھ اختیار ہے ان کے متعلق جو عالمی افواہیں پہنچتی ہیں وہ یہ ہیں کہ ان کے سب کے روپے امریکہ میں یا انگلستان میں یا سوئٹزر لینڈ میں یا دوسرے ایسے ممالک میں محفوظ پڑے ہوئے ہیں۔ یہ ان کا وہم ہے کہ محفوظ پڑے ہوئے ہیں وقت بتائے گا کہ جس کو یہ محفوظ سمجھتے ہیں وہ ایسا ہی ہے جیسا دودھ کو بلّے کی حفاظت میں چھوڑ دیا جائے۔ اگر وہ دودھ محفوظ ہے تو پھر آپ کا روپیہ محفوظ ہے۔ اب کم سے کم یہ وقت تھا قومی غیرت دکھانے کا اب اس وقت آپ واپس منگوا سکتے تھے۔ اگر واپس منگوا سکتے اور واپس منگوا لیتے تو اچانک ملک میں ایسی روپے کی بہتات ہوتی جس سے ساری دنیا سے مال خریدا جا سکتا ہے۔ اگر ایسے روپے کی بہتات ہو جس سے ملک کے اندر مہنگائی بڑھ جائے وہ بالکل اور بات ہے۔ مگر بین الاقوامی کرنسی یعنی پاؤنڈ یا ڈالرز وغیرہ ان کو منگوا لینے سے دنیا میں بے شمار ایسے ملک ہیں جو کسی پابندی کی پرواہ نہیں کریں گے اور ان کو ان پیسوں کے بدلے نقد اشیاء مہیا کر سکتے ہیں جس کی ملک کو ضرورت ہے۔ یہ دولت یا اس دولت کی فراوانی کبھی بھی افراط زر کا موجب نہیں بنا کرتی۔ افراط زر کا موجب ہمیشہ وہ دولت بنتی ہے جو نوٹوں کے ذریعہ چھاپی جائے اور اس کے پیچھے اس کو مستحکم کرنے کے لئے کوئی ٹھوس ذرائع موجود نہ ہوں، بیرونی چیز کوئی خریدی نہ جا سکتی ہو۔ تو اگر کوئی حل تھا تو وہ یہ تھا اور ہمیشہ کے لئے یہ لوگ اپنی قوم کے حقیقی محسن شمار کئے جاتے اور اس کے نتیجہ میں ملک کو بہت بڑے انحطاط اور بحران سے چھٹکارا مل سکتا تھا۔ لیکن اب میں نہیں جانتا کہ یہ مشورہ فائدہ مند بھی ہو گا کہ نہیں۔ ہو سکتا ہے دیر ہو چکی ہو اور یہ لوگ پہلے ہی اس روپے پر بیٹھ چکے ہوں جس طرح سانپ خزانے پر بیٹھتا ہے اور ان کو اس کو استعمال کرنے کی اجازت نہ رہی ہو۔ یہ ہے اب صورت حال جس کے کچھ اور پہلو ہیں۔

یہ میں عرض کر چکا ہوں کہ پاکستان کے علاوہ ہندوستان سے بھی دھوکہ ہوا ہے جس کو ابھی علم نہیں کہ کیا دھوکہ ہو چکا ہے اور کیا خطرات در پیش ہیں۔ میں اب آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کو ایک اور خطرہ بھی لاحق ہے اور وہ خطرہ ہے جس کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ اسرائیل نے بارہا کھلم کھلا اعلان کیا ہے کہ اگر پاکستان نے ایٹمی بم بنالئے یا ایٹمی توانائی کے بم بنالئے تو ہم پاکستان کے ان اڈوں کو برباد کر دیں گے۔ اس اسرائیلی دھمکی کو کھلم کھلا ٹیلی ویژن، اخبارات کے ذریعہ پیش کیا جا چکا ہے اور بارہا پیش کیا جا چکا ہے۔ اس لئے ہندوستان کے خلاف تو ڈیٹرنٹ (Deterrent) بنالیا آپ نے لیکن اسرائیل جہاں سے اصل خطرہ ہے اس کے خلاف کیا ڈیٹرنٹ (Deterrent) ہے۔ جب تک فوری طور پر ایسی میزائل نہ بنائی جا سکیں کہ جو اسرائیل کو نشانہ بنائیں اور پاکستان میں بیٹھے ہوئے اسرائیل کو نشانہ بنائیں اس وقت تک یہ خوفناک کھیل ختم نہیں ہو سکتی۔ ہر گز میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اسرائیل کو نشانہ بنایا جائے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر اسرائیل کو اور امریکہ کو یہ یقین ہو جائے کہ پاکستان اپنے ایٹمی توانائی کے ذخائر کے برباد ہونے سے پہلے یا برباد کرنے سے پہلے یا اس کے رد عمل کے نتیجے میں کچھ ایسی جگہ یہ ذخائر منتقل کر سکتا ہے کہ وہ پھر اسرائیل پر بعینہ یہی ہتھیار استعمال کریں، اگر یہ بات یقینی طور پر پاکستان کو حاصل ہو جائے تو نا ممکن ہے کہ یہ عالمی جال ان کو کسی پھندے میں پھنسا سکے۔ اور اس طرف توجہ نہیں ہے اور اس کے لئے ابھی وقت چاہئے اور محنت چاہئے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پاکستان کے لئے وہ میزائل بنانا جو پاکستان بیٹھے اسرائیل مار کر سکیں اور نشانے پر مار کر سکیں ابھی ایک کار دارد معلوم ہوتا ہے۔ اگر ایسی میزائل چائنا (China) سے حاصل کی جا سکتی ہیں تو ہرگز اس میں بھی دیر نہیں کرنی چاہئے۔ عالمی طاقتوں کو یقین دلانا ضروری ہے کہ اگر اسرائیل کو اجازت دی گئی کہ وہ ظالمانہ کارروائی کرے تو ہم ضرور جوابی کارروائی کریں گے اور جوابی کارروائی کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ اگر یہ بات ہو جائے تو یہ آخری دور جو ہے یہ پاکستان کے لئے بہت ہی عمدہ اور فیصلہ کن دور ثابت ہو گا جس کے بعد پھر جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اندرونی کوششیں یا بیرونی کوششوں کے نتیجے میں بہت حد تک پاکستان خود کفیل ہو سکتا ہے۔ لیکن جو خطرہ ہے وہ یہ کہ عوام الناس پر جو بادل منڈلا رہے ہیں ان بادلوں کو دور کرنے کا کوئی علاج نہیں ہے۔

اب میں اس آیت کریمہ کی طرف آتا ہوں جس کی میں نے تلاوت کی تھی۔ میں نے عرض کیا تھا کہ بظاہر لوگوں کو علم نہیں ہو گا کہ اس آیت کا اطلاق ہو رہا ہے اور اس آیت میں ہر بات کا حل موجود ہے۔ پہلی بات یہ ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔ ڈیماکریسی کو ہدایت ہے کہ جب تم اپنے حکام چنا کرو تو جو امانت دار ہوں، جو تمہاری امانت کو ادا کرنے کا حق رکھتے ہوں ان کو چنا کرو۔ لیکن یہ ڈیماکریسی کا تصور نہ ہندوستان میں ہے نہ پاکستان میں ہے۔ آج جو حکام دونوں طرف کے، فیصلے کرنے کے مجاز ہیں وہ ان صفات سے عاری ہیں۔ نہ وہ عدل کی صفت رکھتے ہیں نہ امانت کی صفت رکھتے ہیں اور جتنی خرابیاں آج در پیش ہیں وہ انہی دو صفات کے فقدان کا نتیجہ ہیں۔

اب دیکھیں اگر عدل، جیسا کہ قرآن کریم عدل کو ایک ایسی قدر کے طور پر پیش کرتا ہے جو عالمی ہے جو کسی ملک میں محدود نہیں، اگر ایسے عدل کو کشمیر میں جاری کر کے دیکھیں تو مسئلہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ کشمیری کے ساتھ عدل ہونا چاہئے تھا اس کے جو حقوق ہیں وہ ادا ہونے چاہئے تھے۔ ہندوستان کے ہاتھ سے جاتا یا نہ جاتا اس کی بحث بالکل الگ ہے۔ کشمیری کا اپنا ایک حق ہے اور وہ عدل اگر ہندوستان کے حکمران مہیا کرتے تو کوئی مسئلہ پیدا نہ ہوتا۔ یہ سارے مسائل کشمیر پر ہندوستان کے تسلط کے نتیجے میں پیدا ہوئے ہیں اور بجائے اس کے کہ اب بھی عدل کی طرف متوجہ ہوتا عدل کے فقدان کا علاج عدل کے مزید فقدان کے ذریعے کئے جانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یعنی پہلے کون سا عدل تھا وہاں، اب ظلم اور سفاکی کو جس کی مثال دنیا میں کم ملتی ہے اس کو استعمال کیا جائے گا عدل کے نہ ہونے کے توڑ کے طور پر۔ اور یہ بات ختم ہونے والی نہیں۔ یہ اتنی زہریلی بات ہے جب یہ عمل میں آئے گی تو پھر یہ اپنا اصل چہرہ ظاہر کرے گی کہ نفرت اور ظلم کے نتیجے میں کبھی بھی انصاف دب نہیں سکا۔ ساری دنیا میں تمام انسانی تاریخ گواہ ہے کہ عدل کے فقدان کا علاج عدل قائم کرنا ہے نہ کہ ظلم اور سفاکی کا بڑھانا۔

تو پہلی بات جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس آیت سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ عدل اور امانت کے پیش نظر نہ ہندوستان میں حکومتیں قائم کی جارہی ہیں، نہ پاکستان میں قائم کی جارہی ہیں۔ اور عدل کا فقدان اس طرح بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خود اپنے عوام سے یہ عدل نہیں کرتے۔ کشمیر کو چھوڑو بفرض محال تھوڑی دیر کے لئے، کیا ہندوستان کے حکمران اپنے غریب اور بھوکے عوام سے عدل کر رہے ہیں؟ کیا ان کا مالی اور اقتصادی نظام دولت کو چند ہاتھوں میں سمیٹنے کا موجب نہیں بنا ہوا؟ کیا عوام الناس اس ظالمانہ مشین میں روز بروز پیسے نہیں جارہے؟ ان کی روٹی کی کس کو فکر ہے، ان کے پانی کی کس کو فکر ہے؟ تو جو قوم اپنے حکمران وہ چنے جو عدل سے اور امانت سے عاری ہیں پھر وہ ان سے وہی سلوک کرتے ہیں۔

پس ایک پہلو سے ذمہ داری پھر بیچارے عوام کالانعام پر آجاتی ہے۔ یہ لوگ عقل سے عملاً اتنے عاری ہوتے ہیں جیسے مویشی عاری ہوں اور چنتے ہیں اپنے راہنما اور راہنما وہ چنتے ہیں جو لازماً ان کو جہنم کی طرف لے کے جاتے ہیں یعنی دنیاوی جہنم میں جھونک دیتے ہیں۔ ان کو حقیقت میں کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کہ کتنے لاکھوں کروڑوں بھوکے گلیوں میں مر رہے ہیں، کن کن مصائب کا شکار ہیں، کیا کیا بیماریاں ان میں پھیل رہی ہیں، کس طرح وہ اپنی عورتوں، اپنی بچیوں کی عصمتیں بیچتے پھرتے ہیں تا کہ روٹی کے دو لقمے مہیا ہوں۔ یہ آیت ان ساری باتوں کی نشان دہی کر رہی ہے اور یہ آیت اگرچہ مسلمانوں کو مخاطب ہے مگر تمام دنیا کی ہر قوم کو مخاطب ہے۔

یہ آیت کریمہ مجھے یہ اختیار دیتی ہے کہ خواہ میں پاکستان کا ہوں یا ہندوستان کا ہوں یا کسی بھی ملک کا باشندہ ہوں اس زبان میں کلام کروں جو عالمی زبان ہے اور یہ زبان صرف قرآن کی زبان ہے۔ خود انصاف پر قائم رہتے ہوئے ہر ایک کو میں وہ بات کہہ سکتا ہوں جو بات انصاف کے منافی نہیں بلکہ انصاف پر قائم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ پس یہ ہے در حقیقت آخری صورت جس کو سمجھنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میری آواز کمزور ہے لیکن اس کمزور آواز کو سننے والے اگر کچھ عقل رکھتے ہوں تو اس کو غلط کہنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ حقائق بول رہے ہیں کہ تم لوگوں کو بغیر انصاف کے چنا گیا اور تم نے خود اپنی قوم سے انصاف نہیں کیا اور اب ان کو گلیوں میں نچا رہے ہو اس خوشی میں کہ کل تم پر ساری مصیبت ٹوٹے گی اور تمہارے حکمران اپنے اپنے علاقوں میں قلعہ بند ہو جائیں گے اور ان

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

کی کچھ پرواہ نہیں ہوگی کہ کتنے غریب بھوکے گلیوں میں مرتے ہیں اور کتنے بچے اور بچیاں تباہ حال ہو رہے ہیں۔ اس بات کی کوئی بھی ہمدردی ان حکمرانوں کو نہیں ہے۔ نہ سرحد کے اُس پار، نہ سرحد کے اِس پار۔

اس لئے میں دونوں کو متوجہ ہو سکتا ہوں ایک ہی زبان میں اور دونوں کے احمدیوں کو یہی تعلیم دے سکتا ہوں جو عالمی تعلیم ہے اور یہ تعلیم دینے کے نتیجے میں کوئی مجھ پر یہ قدغن نہیں لگا سکتا کہ یہ تمہاری وطن کی محبت کے خلاف ہے۔ وطن کی محبت کا تقاضا ہے جو میں پورا کر رہا ہوں اور یہ قرآن کی شان ہے کہ یہ تقاضا میں تمام دنیا میں بعینہ اس طرح پورا کر سکتا ہوں اور کوئی مجھ پر یہ الزام نہیں لگا سکتا کہ اس نے جنبہ داری سے یا جانب داری سے کام لیا ہے۔ پس یہ حسن ہے قرآن کریم کا جس کی کوئی مثال دنیا میں کسی کتاب میں دکھائی نہیں دیتی۔

اس پر آپ دیکھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم چن لئے جاؤ خواہ کسی طرح بھی چن لئے جاؤ تو جب حکومت کرو تو کچھ عدل سے تو کام لو، اس وقت ہی کچھ عدل کر لیا کرو۔ اگر جیتنے میں تم نے اپنی خواہش کے احترام میں عوام سے زبردستی ووٹ لے لئے ہیں جن کو عقل ہی نہیں کہ کس کو ووٹ دینا ہے تو اب جبکہ تم حاکم بن گئے ہو تو ان عوام سے کچھ حسن سلوک کرو۔ یہ حسن سلوک صرف عدل تک محدود نہیں رہتا بلکہ قرآن کریم کی ایک اور آیت اس حسن سلوک کو آگے بڑھا دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَامُرُ بِالعَدلِ وَالاِحْسَانِ وَاِیتَآءِ ذِی القُرْبیٰ کہ عدل تو پہلا مقام ہے محض عدل کے ذریعے تمہارے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ بعض دفعہ عدل کے ذریعے جو کچھ اقتصادی نظام جاری ہے اس کو عدل کے ذریعے چسپاں کریں تب بھی مسائل کا حل نہیں ہوتا۔ اس کے لئے امیروں اور بڑے لوگوں کو لازماً قربانی کرنی پڑے گی۔ اس لئے قرآن کریم کی حکمت بالغہ ہمیں بتاتی ہے اِنَّ اللّٰہَ یَامُرُ بِالعَدلِ وَالاِحْسَانِ وَاِیتَآءِ ذِی القُرْبیٰ۔ احسان کرنا نہیں سیکھو گے تو تمہارے مسائل حل نہیں ہونگے۔ اگر احسان کا سلوک ہوتا پاکستان یا ہندوستان میں تو عوام الناس خود اپنی حکومتوں پر جانیں چھڑکتے۔ اب ان سے زبردستی حماقت کے ساتھ جانوں کی قربانی لی جا رہی ہے۔ جانیں تو بے چارے اب بھی چھڑکیں گے لیکن کہاں جان چھڑکنی چاہئے اسکا کوئی علم نہیں۔ اگر قرآنی تعلیم پر عمل ہو تو یہ عوام واقعۃً اپنے راہنماؤں کی جوتیاں اٹھاتے پھریں گے، ان کے اوپر آنچ آئے گی تو اپنی جان پیش کر دیں گے کیونکہ عوام الناس میں یہ ایک گہری خوبی ہے جو ساری دنیا کے عوام الناس میں ہے کہ ان سے اگر احسان کا سلوک کریں تو وہ اس پر عام لوگوں کی نسبت زیادہ ممنون ہو جاتے ہیں۔ دانشور یا امیر لوگوں پر احسان کرو تو وہ بھول بھی جایا کرتے ہیں مگر عوام کو موہ لینے کا اس سے بہتر کوئی طریق نہیں۔ یہ طریق تاریخ مذہب سے قطعی طور پر یقینی ثابت ہوتا ہے۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں اس کا ایک اطلاق عام ہوا ہے۔ آپؐ نے عدل سے کام لیا اور عدل سکھایا۔ آپؐ نے ایتاء ذی القربیٰ سے کام لیا اور ایتاء ذی القربیٰ کے طریق سکھائے اور دیکھو کہ جو دشمن تھے وہ فی الحقیقت جان نثار کرنے والے بن گئے بلکہ ان کی جانیں قبول نہ ہوتی تھیں تو روتے ہوئے واپس جایا کرتے تھے کہ ہم سوائے جان کے کیا پیش کر سکتے تھے مگر وہ بھی قبول نہیں ہوئی۔

یہ عظیم عالمی انقلاب جو ہر ملک میں برپا ہو سکتا ہے اس کے لئے کسی مذہب کی ضرورت نہیں۔ ان تین بنیادی اصولوں کو پکڑ لینے کی ضرورت ہے۔ ان اصولوں کے پیش نظر تمام دنیا کے ہر ملک میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہو سکتا ہے جس سے یہ دنیا فی الحقیقت جنت بن سکتی ہے۔ مگر اس کا فقدان تمام بڑی عالمی طاقتوں میں بھی ہے اور اس کا فقدان ان غریب ملکوں میں بھی ہے جو بڑی طاقتوں کے ظلم کی چکی میں پیسے جاتے ہیں۔

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر

پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

اس پہلو سے میں جماعت احمدیہ کو ایک عالمی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر ان تین صفات حسنہ پر عمل شروع کر دیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دعا سے کام لیں۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ دعا کے بغیر اور مقبول دعاؤں کے بغیر آج نہ ہندوستان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں نہ پاکستان کے حل ہو سکتے ہیں۔ جب ایتاء ذی القربیٰ پہ غور کریں تو ایک ایسی ماں سامنے آئے گی نا جس کا بچہ بیمار ہے اور حالات بتا رہے ہیں کہ وہ ٹھیک ہونے والا نہیں۔ کیا کر سکتی ہے سوائے دعا کے۔ اور اس وقت کی دعا جو دل کی گہرائی سے اٹھتی ہے، جو زخمی دل کی دعا ہے وہ اللہ تعالیٰ عام حالات کی دعا سے زیادہ سنتا ہے۔ پس ہر احمدی دل کو ایتاء ذی القربیٰ کے تحت ایک ماں کا دل ہو جانا چاہئے۔ وہ دنیا کے غموں کو محسوس کرے اور واقعۃً دل میں تکلیف محسوس کرے۔ راتوں کو اٹھے اور بلبلائے۔ دن کو سوچتے وقت ہر وقت اس کو یہ خیال زخمی کر رہا ہو کہ بہت سے میرے بھائی بند ہیں جو گہری تکلیف میں مبتلا ہیں جو دور کی تکلیفیں ہیں وہ ان کو قریب دکھائی دیں تب دل سے وہ دعا نکلے گی جو مقبول ہوا کرتی ہے۔ دُور کی تکلیف آپ اخباروں میں پڑھ لیتے ہیں لاکھوں بھوکے مر گئے لیکن اگر کسی ایک کو بھی بھوک سے مرتا ہوا دیکھیں اور خود دیکھیں قریب سے پھر پتہ چلے گا کہ بھوک سے مرنا کیا ہوتا ہے۔ اگر اپنے کسی بچہ کو بھوک سے مرتا ہوا دیکھیں تو پتہ چلے گا۔ خبروں کی بات نہ کریں۔ سب کو علم ہے کہ لاکھوں کروڑوں بھوک سے مر رہے ہیں۔ لیکن ایتاء ذی القربیٰ کا مطلب ہے ان لوگوں کو اس نظر سے دیکھیں جیسے آپ کا بچہ بھوک سے مر رہا ہو، آنکھوں کے سامنے بھوک سے مر رہا ہو اس وقت جو دل پہ گزرے گی وہ دل پہ گزرے گی تو دعا مقبول ہوگی۔ ماؤں کی دعا تو اس لئے بھی بعض دفعہ مقبول نہیں ہو سکتی کہ ساری زندگی ان کی خدا سے دور کٹی ہے صرف بچہ بچانے کے لئے رو رہی ہوں لیکن جو بچہ آپ کا نہیں ہے اور اللہ کی خاطر اس سے بچوں والی ہمدردی ہے یہ ناممکن ہے کہ یہ دعا قبول نہ ہو۔

ایسی ہی دعائیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جنہوں نے ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی وجہ سے ہمیشہ آپ کی دعاؤں ہی کو انقلاب کا باعث قرار دیتے ہیں جبکہ دوسرے دنیادار صوفیاء ہوں یا مذہبی لیڈر ہوں ان کا وہم تک اس طرف نہیں جاتا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں نے انقلاب برپا کیا تھا۔ اور وہ یہ دعائیں تھیں جس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ پس اپنے دلوں کو ٹٹولیں۔ خبریں پڑھتے ہیں Excite ہونے کے لئے تو آپ اس صورت میں مومن دل نہیں رکھتے۔ آج کل بڑا ہنگامہ چل رہا ہے خبروں کا۔ "CNN" کیا کہہ رہی ہے اور اخبار میں کیا چھپ رہا ہے اور نواز شریف نے کیا بیان دیا ہے اور واجپائی نے کیا بیان دیا ہے اور بہت لوگ ایکسائیٹ ہیں۔ گھروں میں چرچے ہو رہے ہیں یہاں پر باتیں چل رہی ہیں آج یہ خبر آگئی، اب یہ خبر آگئی۔ خبر آرہی ہے بربادی کی اور تمہیں ہوش ہی کوئی نہیں۔ تم باتوں کے چسکے لے رہے ہو کہ یہ خبر آگئی اور وہ خبر آگئی۔ یہ مومن کا دل کا تقاضا نہیں ہے۔ یہ وہ دل نہیں ہیں جو میں احمدیوں کے سینوں میں دھڑکتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔

اس لئے میری آپ سے التجا ہے، بار بار آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ اپنے سینوں میں وہ دل دھڑکائیں جو لوگوں کے غم سے دھڑکتے ہوں، لوگوں کے خوف سے دھڑکتے ہوں۔ وہ اللہ کی خاطر ایسا کریں۔ یہ وہ دل ہیں جن کی دھڑکنیں خدا کی تقدیر کی دھڑکنیں بن جائیں گی۔ لازماً دنیا میں انقلاب برپا ہونگے۔ اس کو کوئی معمولی اور چھوٹی بات نہ سمجھیں، اس پر عمل کریں۔ اور علاوہ ازیں اب ان مصیبت کے دنوں میں جو بھائی بندوں پر ٹوٹنے والی ہے اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ تیار کریں کہ اپنی سہولتیں ان میں تقسیم کریں اور ان کے دکھ بانٹیں۔ یہ دوسرا عملی اقدام ہے جس کے نتیجے میں میں یقین کر سکوں گا کہ واقعۃً آپ وہ بندے ہیں جن کے سپرد اللہ نے اس کائنات کی اس وقت میں بڑی ذمہ داری ڈالی تھی۔ بظاہر تو آپ کی ذمہ داری اس دنیا سے تعلق رکھتی ہے مگر اس کائنات کی جان یہ دنیا ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دنیا ہے۔

اس پہلو سے میں کہتا ہوں کہ ساری کائنات کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کی تھی اسے

ادا کرنا محض باتوں سے نہیں ہوگا، محض ہیجان سے نہیں ہو گا جو آج باہر گلیوں میں بھی دکھائی دے رہا ہے اور آپ کی باتوں میں بھی دکھائی دے رہا ہے۔ بہت سے گھر ہیں میں جانتا ہوں ان کا دن رات کا اب یہ پیشہ بن گیا ہے کہ ہر وقت "CNN" کو لگائے رکھیں اور دیکھیں کہ اب وہ کیا کہہ رہی ہے حالانکہ "CNN" کی اکثر خبریں بھی پروپیگنڈہ کی خاطر بنائی جاتی ہیں اور پہلے بھی "CNN" نے دنیا کی بہت سی مخلوق کو گمراہ کیا ہے۔ جو بغداد میں گزری ہے، جو عراق پر بنی، جو بوسنیا وغیرہ میں ہوتا رہا ان سب جگہوں پر "CNN" اس دھوکہ بازی کی وجہ سے ساری دنیا کی رائے عامہ کو غلط رستے پہ چلاتی رہی ہے اور آخر پر پھر "CNN" یہ اقرار کرتی ہے کہ ہاں یہ بات نظر سے رہ گئی تھی۔ اور یہی باتیں کرنے والے سی این این کے شیدائی کہتے ہیں اب تازہ خبر آئی ہے سی این این سے کہ وہ پہلی باتیں جھوٹی تھیں۔ حالانکہ اتنی عقل نہیں کرتے کہ جب باتیں ہو رہی تھیں آپ کو پتہ ہونا چاہئے تھا جھوٹ بول رہے ہیں کیونکہ پیشہ ہی ان کا یہ ہے ہمیشہ سے۔ یہ ایک جال پھیلایا گیا ہے دنیا میں دھوکہ بازی کا اور لوگ ہیں کہ اس کو لگائی پھرتے ہیں اس لئے کہ ساتھ کچھ گندی فلمیں بھی دے دیتے ہیں یہ۔ ساتھ کچھ ایسی کھیلوں کی خبریں بھی دے دیتے ہیں جن میں دلچسپی ہوتی ہے ان میں ناچ گانا، اچھل کود اور جسم کی عریانی یہ نمایاں ہوتے ہیں۔ تو خبریں صرف نہیں ہیں جو آپ کی دلچسپی کا موجب بنتی ہیں خبریں پیش کرنے کا انداز بھی آپ کی دلچسپی کا موجب بنتا ہے ورنہ صبح اٹھ کر اخبار میں وہ ساری خبریں پڑھ سکتے ہیں جو سی این این نے آپ کو دی ہیں۔ اس کے دینے کے انداز کے آپ شیدائی ہیں اور وہ انداز دجل کا انداز ہے اور جھوٹ کا انداز ہے اور آپ کے خاندان کو ناپاک کرنے کی ایک کوشش ہے۔ اس لئے عقل اور حکمت سے کام لیں۔ خبروں میں دلچسپی رکھیں خبروں کے جھوٹے انداز میں دلچسپی نہ رکھیں۔ خبریں دینے والوں کو پہچان لیں کہ یہ دجال کا ایک بازو ہے اور اس بازو سے دجال رائے عامہ کو ہموار کرنے کا بہت بڑا کام لے رہا ہے۔

پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ تو وہ ہو جس کو دجال کا دھواں تک بھی نہ پہنچے۔ اور اس دنیا میں اگر آپ نہیں تو پھر کوئی بھی نہیں جو دجال کے اثر سے پاک ہے۔ سارے کے سارے دجال کے دائرے کے نیچے ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے گا۔ اس کے لئے محنت کی ضرورت ہے، تردّد کی ضرورت ہے، دلوں کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ اور دعائیں جہاں دوسروں کے لئے مانگیں وہاں اپنے دل کے لئے بھی مانگیں۔ بھکاری بن جائیں خدا کے حضور کہ اے خدا ہم وہ دل چاہتے ہیں جو تجھے پسند ہو مگر بہت مشکل کام ہے۔ تُو یہ دل ہمیں عطا فرمائے تو دل عطا ہونگے۔ تُو اگر یہ دل ہمیں عطا نہ فرمائے تو ہم دنیا کے دلوں کو کیسے بدلیں گے۔ پس اس عاجزانہ اقرار کے ساتھ آگے بڑھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ دنیا کے ہر ملک کی خدمت کر سکیں۔ **ہر ملک کا احمدی اپنے ملک کا وفادار ہو اور ہر ملک کے احمدی کی وفاداری کسی دوسرے ملک کے خلاف نہ ہو۔ خدا کے ساتھ وفاداری ہو اور اپنے ملک کے باشندوں کے حق میں وہ وفاداری کام کر رہی ہو۔** اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ ۱۶

کو مروادیا۔ اس موقع پر قاضی اپنے بیٹوں اور دامادوں کو آگے کیوں نہیں لائے۔ ان کی تعلیمات یہ ہیں کہ جو معاشرے میں فتنہ فساد پھیلائے انہیں شہید کہا جاتا ہے۔ جماعت کی انہی پالیسیوں کیوجہ سے مفتی اعظم مفتی شفیع محمد نے فتویٰ دیا تھا کہ جماعت کے عقائد صحیح نہیں ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ جہاد کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میرے حساب سے کشمیر میں جو کر رہے ہیں وہ ہرگز جہاد نہیں۔ خود **مولانا مودودی نے کہا تھا کہ جب تک حکومت پاکستان کے حکومت ہند کے ساتھ معاہدانہ تعلقات قائم ہیں کسی پاکستانی کا کشمیر میں ہندوستانی فوج سے لڑنا ازروئے قرآن جائز نہیں۔** اس کے بعد جماعت کیسے کہہ سکتی ہے کہ کشمیر میں جہاد ہو رہا ہے یا تو مولانا مودودی غلط تھے یا پھر قاضی حسین احمد۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے کے مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر مصر اسرائیل کو تسلیم کر کے اپنے تمام قرضے معاف کروا لیتا ہے تو پاکستان کو بھی ایسا اقدام کر کے رعایتیں حاصل کرنی چاہئیں بلکہ میرے خیال میں پاکستان کو افغانستان میں امریکہ کا کھیل کھیلنے سے پہلے یہ کام کر لینا چاہئے تھا لیکن اس وقت ضیاء الحق اور اختر عبدالرحمان اپنی جیبیں بھرنے میں لگے رہے اور انہوں نے قوم کے مفاد کی بات کی طرف دھیان نہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ میرا مشن اللہ کی امت کو مذہب کے بیوپاریوں سے بچائے رکھنا ہے جب کسی نوجوان کو ان سے بچا لیتا ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہی میرے لئے توشہ آخرت ہے"۔

(بشکریہ ماہنامہ 'حق چار یار' لاہور نومبر ۱۹۹۷ء صفحہ ۴۹ تا ۵۱)

☆......☆......☆

زندہ نبی

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

" زندہ رسول ابدالآباد کے لئے صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہو سکتے ہیں۔ جن کے نفوس طیبہ اور قوت قدسیہ کے طفیل سے ہر زمانہ میں ایک مرد خدا خدا نمائی کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔" (الحکم ۱۷ر مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۴،۳)

" مسلمانوں کا خدا پتھر، درخت، حیوان، ستارہ یا کوئی مردہ انسان نہیں بلکہ وہ قادر مطلق خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کیا۔ اور حی و قیوم ہے۔ مسلمانوں کا وہ رسول ﷺ ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے۔ آپ کی رسالت مردہ رسالت نہیں بلکہ اس کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ جو اس کی صداقت اور نبوت کی ہر زمانہ میں دلیل ٹھہرتے ہیں"۔ (الحکم ۲۴ر مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

" آنحضرت ﷺ کے برکات اور فیوض ابدی ہیں اور ہر زمانہ میں آپؐ کے فیوض کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اسی لئے آپ کو زندہ نبی کہا جاتا ہے اور حقیقی حیات آپ کو حاصل ہے۔" (الحکم ۱۰ر اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۷)

اعتذار و تصحیح

الفضل کے ۲۶ر جون کے شمارہ میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا جو متن شائع کیا گیا ہے غلطی سے اس کی تاریخ یکم مئی بمقام برسلز لکھی گئی ہے۔ حالانکہ یہ خطبہ ۸ر مئی کا ہے اور مسجد فضل لندن میں حضور نے ارشاد فرمایا۔ براہ کرم اس کی روشنی میں درستی فرمالیں۔ ادارہ الفضل اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

DAUD TRAVEL

داؤد ٹریول جلسہ سالانہ یو کے میں شمولیت کے لئے جانے والوں کو خوش آمدید کہتے ہیں

ہمیں آپ کی سالہا سال سے خدمت کرنے کا اعزاز حاصل ہے

امسال بھی اگر آپ نے بذریعہ کار سفر کرنا ہے تو فیری کے لئے سستے ترین کرایہ کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ آپ یقیناً ہمیں سروس میں بہترین پائیں گے

پاکستان جانے کے لئے بھی ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ فیملی فیئر کی سہولت بھی میسر ہے

پی آئی اے کے افسران نے اچھی سروس دینے کا وعدہ کیا ہے۔ آزمائش شرط۔

حسب سابق امسال بھی بس سروس کی سہولت

پروگرام

۲۹ر جولائی بروز بدھ بس فرینکفورٹ سے ۴ بجے روانہ ہو گی اور

۳ر اگست کو ساؤتھ ہال کی سیر کے بعد شام کو واپسی کے لئے روانہ ہو گی۔

نوٹ: سیٹوں کی ریزرویشن جاری ہے

Otto Str. 10 , 60329 Frankfurt

Tel: (069) 233654 Fax: (069)259359

TEXINS International Ltd

Best quality Poly/Cotton, Printed Bed-sets in various designs

Available at lowest prices

Double Bed-set £ 6-00 (each) Single Bed-set £5-00(each)

To view & Purchase Contact

0181-870-2786 - 0958-513810

Stockists & Wholesalers Welcome at Wholesale Prices

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

کرتے ہوئے اس کا اطلاق امریکہ کے معاشرہ پر کر کے مثالوں سے سمجھایا اور بتایا کہ بہت سی ایسی معاشرتی مصیبتیں ہیں. جو امریکن زندگی کی پیداوار ہیں جہاں زندگی کو محض ایک کھیل تماشہ اور زینت اور باہمی تفاخر اور تکاثر فی الاموال والاولاد بنادیا گیا ہے۔

حضور انور نے سورۃ المنافقون کی اس آیت کا ذکر بھی فرمایا جہاں مومنوں سے کہا گیا ہے کہ تمہیں تمہارے اموال اور اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ جو لوگ مال اور اولاد کی محبت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہیں وہ اگر کبھی سر سری ذکر کریں بھی تو وہ ان کے دل کی کیفیت کو بدل نہیں سکتا۔

حضور انور نے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ﴿ لَا تَقتلوُا اَولَادکُم خَشیَۃَ اِملاَقٍ نَحنُ نَرزُقُھُم وَ اِیَّاکُم ﴾ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ عرب رزق کی تنگی اور مفلسی کے ڈر سے اولاد کا قتل نہیں کرتے تھے بلکہ بیٹی کی پیدائش پر بے عزتی کے خیال سے اسے قتل کرتے تھے۔ پس یہ آئندہ کی پیشگوئی تھی کہ لوگ چاہتے ہیں کہ اولاد تھوڑی ہو اور مالدار اور عظمت والی ہو تا کہ مال زیادہ ہاتھوں میں جا کر بٹ نہ جائے۔ اس میں پیدا کرنے کے بعد قتل کا ذکر نہیں بلکہ اولاد نہ پیدا کرنے کے لئے احتیاطیں برتنے کی طرف بھی اشارہ ہے جسے آج کل فیملی پلاننگ وغیرہ کا نام دیا جاتا ہے۔

حضور انور نے بعض احادیث نبویہ پیش کرتے ہوئے اولاد کی تکریم اور ان کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ والدین کی عادت ہوتی ہے کہ اگر بچے دنیا کے کاموں میں غفلت برتیں تو بچوں کو ڈانٹتے ہیں لیکن دین کے معاملہ میں غفلت برتیں تو ان کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اچھی تربیت سے بڑھ کر اور کوئی تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۳ صفحہ ۵۹۹ سے اقتباس پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بچوں کی پرورش محض رحم کے حوالے سے کی جائے۔ جانشین بنانے کے لئے نہیں۔ رحم تربیت کا بنیادی عنصر ہے کیونکہ جانشین بنانے کے لئے جو کوشش ہوتی ہے اس سے اولاد میں نقص پیدا ہو جاتا ہے اور وہ کوشش جھوٹی ہوتی ہے، اصل کوشش یہ ہونی چاہئے کہ وَاجعَلنَا لِلمُتَّقِینَ اِمَامًا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ملاقاتوں کے دوران مجھے ایسے بچے اور بچیاں نظر آئے کہ جن کی آنکھوں میں ذرہ بھر بھی دین کی جھلک نہیں تھی۔ بچیوں کے سروں پر دوپٹے تو تھے مگر وہ بتا رہے تھے کہ صرف مجھے ملنے کے لئے پہلی بار لئے گئے ہیں۔ فرمایا ایسی صورت میں میری تکلیف میں دگنا اضافہ ہو جاتا ہے کہ گویا وہ میرا شرک کر رہے ہیں۔ میں تو خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ مجھ سے کیونکر ڈرتے ہیں۔ اس خدا سے ڈرنا چاہئے جو قادر مطلق ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آئندہ کے لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جن کے بارہ میں جماعت کو علم ہو کہ وہ ایسے ہیں ان کی ملاقات کروانی ہی چھوڑ دیں کیونکہ یہ محض نفس کا دھوکہ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ارشادات کے حوالہ سے بتایا کہ ایسی اولاد مانگنی چاہئے جو دین کی پہلوان ہو، جو اعلائے کلمۂ اسلام کا ذریعہ ہو۔ اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں اور آپ کی تربیت ہمارے لئے نمونہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ امریکہ کی جماعت کو اپنی اولاد کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میری ملاقات کے لئے جو گھنٹوں بیٹھ کر انتظار کرتے ہیں ان کی تکلیف کو میں محسوس کرتا ہوں ان کی تکلیف لحہ لحہ میرے دل پر گزر رہی ہوتی ہے لیکن یہ ایک مجبوری ہے۔ حضور نے بتایا کہ بعض اوقات چند لمحوں کی ملاقات بھی ایک سرمایہ بن جایا کرتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض ایسے زمانے بھی آنے والے ہیں کہ لوگ خلیفہ کو ایک نظر دیکھنے کے لئے ترسیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ جو لوگ اپنے چندے پورے ادا نہیں کرتے ان کے لئے میں دل میں شدید تلخی محسوس کرتا ہوں مگر یہ غصے کی تلخی نہیں بلکہ دکھ کی تلخی ہے۔ میں ان کو حقیر نہیں سمجھتا بلکہ رحم کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے ہی ہاتھوں ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں۔

حضور نے بچوں کی تربیت اور انہیں غیر معاشرہ کے بداثرات سے بچانے کی طرف خصوصی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اپنی حفاظت کرو اور اپنے دین کی حفاظت کرو۔ اللہ آپ کو اسکی توفیق دے۔ مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ جن مقاصد کے لئے میں یہاں آیا ہوں اللہ تعالیٰ ان مقاصد کو پورا کرے۔ ☆ ...... ☆ ...... ☆

جماعت احمدیہ برطانیہ کا

۳۳واں جلسہ سالانہ

۳۱/ جولائی، یکم اور ۲/ اگست ۱۹۹۸ء - بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ اور اتوار

اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے) میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

چینی زبان اور چینی علوم و فنون میں آخری سند کہلانے والا

عالمی شہرت یافتہ جرمن دانشور جو احمدی ہونے پر فخر کرتا ہے

یہ ایک جرمن نژاد احمدی عالم اور محقق کے حالات ہیں جو متعدد ثقافتوں اور مذاہب کے موازنہ کا ماہر ہے۔ کئی زبانوں کا عالم بے بدل ہے۔ چینی زبان پر چینی علوم و فنون میں آخری سند شمار ہوتا ہے۔ ہر طرف سے مایوس ہو کر احمدیت کے دامن میں پناہ لی اور اسی پر فخر کرتا ہے۔

انسانی حواس کے ماہر ایک ڈاکٹر اور جہاندیدہ شخص (Wolf Gang Schmidt) کے لئے دنیا کا کوئی کلچر اجنبی نہیں رہا۔ جب ولف گینگ شمٹ اپنے گھر میں کمپیوٹر آن کرتا ہے تو اس میں بجائے عام لاطینی حروف کے چینی زبان کے حروف نمودار ہوتے ہیں۔ یہ چینی زبان کا سب سے بڑا ماہر ہے۔ اس کی ایک کتاب جو کہ بنیادی چینی زبان کے حروف اور اس کے کورین زبان سے تعلق اور موجودہ چین میں بولی جانے والی زبان پر ایک مستند کتاب ہے۔ صرف اس کتاب کی تصنیف سے ہی یہ اہل علم کے حلقہ میں شمار ہونے لگا ہے اور مسلسل تحقیق میں مصروف نظر آتا ہے۔ یہ موصوف ڈاکٹریٹ کر چکے ہیں۔ زبان کے علم میں اور چینی طریقہ علاج میں دنیا کے دور دراز علاقوں کا یہ سیاح حقیقت میں بے گھر ہے کیونکہ وہ ہر وقت نئی تحقیق میں مشغول رہتا ہے اور عازم سفر بھی۔ یہ جہاندیدہ انسان اپنے آپ کو مذہب اسلام کی طرف منسوب کرتا ہے۔

یہ ۱۹۵۰ء میں Annaberg میں پیدا ہوا۔ مشرقی جرمنی میں آغاز جوانی سے ہی یہ سوشلسٹ نظام تربیت کے خلاف تھا۔ والدین سے مدد نہ ملنے پر اس نے ۱۴ سال کی عمر میں ہی اپنا وطن چھوڑ دیا۔ آسٹریا کے بارڈر پر اس نے تین دن جنگل میں چھپ کر پوسٹ کے چوکیدار کی بدلی کا معائنہ کیا اور ان کے بدلنے کے درمیان میں وہ آسٹریا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے اپنے اقرباء سے کوئی تعلق نہیں رکھا جس کی وجہ وہ بتانا نہیں چاہتا۔ ہجرت کے شروع کے چند سال بھی وہ راز ہی رکھنا چاہتا ہے۔ مشرقی ثقافت سے ایک ان دیکھا انس شروع سے ہی رہا۔ جس کی وجہ سے اس نے مشرقی علوم کی تحصیل اپنی زندگی کا مقصد قرار دیا اور لنڈن سے مشرقی علوم کے سکول London School of Oriental & African Studies سے پہلی ڈگری لی۔ اس کی یہ سند جرمنی میں تسلیم نہ کی گئی۔ اس نے یہ کورس ۱۹۷۵ء میں Honner میں abitur کیا۔ پھر اس نے Bochum کی یونیورسٹی میں کیتھولک مذہب اور زبانوں کے علم کے مضمون میں داخلہ لیا۔ لیکن یہ تعلیم بھی جلد ہی ختم ہو گئی۔ پھر اس نے ۱۹۸۱ء میں برلن میں جا کر حواس خمسہ کے مضمون میں ڈاکٹریٹ کیا۔ پھر وہ افریقہ کی طرف متوجہ ہوا۔ مختلف ثقافتوں اور مذاہب کا موازنہ اس کی کمزوری بن چکا تھا۔ چنانچہ اس جستجو نے اسے افریقہ کے ملک مراکو، نامبیا اور تنزانیہ کی خاک چھاننے پر مجبور کیا۔ آخر اسے قرآن پاک کی تلاوت کے دوران ایک دلی سکون محسوس ہوا، اسے ایک نور ملا۔

دسمبر ۱۹۹۷ء سے یہ احمدیہ مسلم جماعت کا ممبر ہے۔ یہ جماعت انڈین پنجاب میں ایک سو سال قبل وجود میں آئی۔ اس اسلامی جماعت نے اسلامی تشدد کے نظریہ کو ردّ کیا اور عورت پر ناجائز مذہبی دباؤ کو بھی۔ احمدی اپنے ترجمۃ القرآن کی وجہ سے مشہور ہیں۔ عام طور پر پروفیسر شمٹ ایشین لباس زیب تن کرتا ہے جب بھی وہ مذہبی امور پر بات کرتا ہے لیکن نیدرلینڈ کی Nijm یونیورسٹی میں وہ جب TGM چینی طریقہ علاج پر لیکچر دیتا ہے تو یونیورسٹی کا مروجہ لباس ہی زیب تن کرتا ہے۔ جلد ہی ان کو آسٹریا کی یونیورسٹیوں میں بھی TGM کے ماہر کے طور پر شہرت مل گئی۔ جون ۱۹۸۶ء میں ان کو Freiln Uni Berlin میں انسانی حستوں کے پروفیسر کے طور پر کھ لیا گیا۔ مگر جلد ہی شمالی کوریا چلے گئے اور وہاں دس سال تک قیام کیا۔ سیول (Seoul) میں Chung-Ang یونیورسٹی میں وزیٹنگ پروفیسر کے طور پر کام کیا۔ اس عرصہ میں کوریا میں طلباء کے اندر سخت بے چینی تھی۔ فوجی دباؤ کی وجہ سے اکثر ان کو آنسو گیس کے اندر سے گزر کر دفتر جانا پڑتا تھا۔ ایک دفعہ ایک گیس کے شیل کا ٹکڑا ان کی پیشانی پر لگا جس کا نشان اب تک موجود ہے جو کوریا کی یاد دلاتا ہے۔

۱۹۸۸ء کے آخر پر یہ کوریا سے سیاح کے طور پر ٹوکیو گئے پھر وہاں سے چین۔ ایک ماہ کے بعد ہانگ کانگ اور وہاں سے شنگھائی جہاں انہوں نے روایتی چینی طریقہ علاج کی سٹڈی شروع کی۔ ان کی کتاب Klassischen Grundschriften Der TCM اور Gelbe Kainer۔ اب دوسری دفعہ شائع ہوئی ہے۔ اکتوبر ۱۹۹۶ء میں وہ شنگھائی سے براستہ ہانگ کانگ زیورچ آئے۔ کچھ دیر برلن اور لکسمبرگ میں قیام کے بعد شمٹ Trier میں رہائش پذیر ہے۔ اس نے کبھی اپنی فیملی کی کمی محسوس نہیں کی۔ اس نے اپنے آپ کو کبھی بھی قوانین کی قید میں نہیں رکھا۔ آزاد انسان کے طور پر اس نے سب کچھ سیکھا اور آگے پہنچایا۔

(Von Karsten Steil کے مضمون سے ماخوذ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

حذر اے چیرہ دستاں

(پروفیسر راجہ نصراللہ خان۔ ربوہ)

(چوتھی اور آخری قسط)

قتل و غارت - روز مرہ کا معمول

"خانیوال شور کوٹ میں پیر کے روز ۱۸ افراد قتل کرنے کے بعد خانیوال کے قریب پکڑے جانے والے ملزموں نے انکشاف کیا ہے کہ وہ ۳۷ افراد کو قتل کر چکے ہیں اور شور کوٹ میں واردات کے بعد وہ ساجد نقوی کو نشانہ بنانے جارہے تھے کہ پکڑے گئے۔ ایس پی خانیوال نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ ندیم عرف دیمی نے جو لشکر جھنگوی کا ضلعی امیر ہے ۱۸۔ افراد جبکہ دوسرے ملزم محمد علی عرف شاقہ نے ۱۹۔ افراد کو قتل کرنے کا اعتراف کیا ہے"۔

(نوائے وقت ۷.۸.۹۷ صفحہ آخر)

"لاہور (خصوصی رپورٹر) : جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ملک افراتفری اور بحران سے دوچار ہے۔ فرقہ وارانہ ، لسانی فسادات خوفناک صورت اختیار کر چکے ہیں...... انہوں نے ملک میں جاری دہشت گردی کے نتیجے میں روزانہ کئی افراد کے ہلاک ہونے پر سخت غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پورا ملک دہشت گردی اور فرقہ واریت کی آگ میں جل رہا ہے۔ جبکہ حکمران اسلام آباد اور مری کی پہاڑیوں میں چین کی بانسری بجارہے ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں جاتا جس میں دس بارہ افراد حکومت اور انتظامیہ کی نااہلی کی بناء پر بے دردی سے قتل نہ کر دئے جاتے ہوں جس سے جہاں ان کے اہل خانہ پر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے وہاں دنیا بھر میں پاکستان کا نام بری طرح بدنام ہو رہا ہے۔ صرف پنجاب میں گزشتہ چند ہفتوں میں ڈیڑھ سو افراد مارے جاچکے ہیں"۔

(نوائے وقت ۷.۸.۹۷ صفحہ آخر)

دو خبریں۔ خوف وہراس کی فضاء

☆...... حفاظتی انتظامات مزید سخت۔ لاہور کی اہم مساجد کے باہر کمانڈوز نے ڈیوٹی سنبھال لی۔

۶۰۰ مساجد کو حفاظتی حصار میں لے لیا گیا۔ ہر مسجد کے باہر دو کمانڈو تعینات۔ پولیس گشت بڑھادیا گیا۔ دہشت گردی کے واقعات۔ ملکی وغیر ملکی سرمایہ کار خوفزدہ ہو گئے"۔(نوائے وقت ۸.۸.۹۷ صفحہ ۱)

☆...... ملتان : مسجد میں دھماکہ کے خلاف مکمل ہڑتال۔ پولیس اور مظاہرین میں جھڑپیں۔

مشتعل مظاہرین نے دو شہداء کی نماز جنازہ کے بعد ٹریفک بلاک کردی، پٹرول پمپ اور گاڑیوں پر پتھراؤ۔ کئی افراد زخمی ، امام بارگاہ کو نذر آتش کرنے کی کوشش۔(نوائے وقت ۸.۸.۹۷)

ملتان۔ (نیشن رپورٹ، جی این این) : مسجد میں بم دھماکے میں شہید ہونے والے حاجی محمد یعقوب اور حفیظ کی جی پی او گراؤنڈ میں نماز جنازہ کے بعد شہر میں پولیس اور مشتعل مظاہرین میں جھڑپیں ہوئیں۔ گزشتہ رات محلہ شاہ گردیز کے عقب میں مسجد امیر معاویہ میں نماز عشاء کے وقت روسی ساخت کا دستی بم پھٹنے سے تین افراد حاجی محمد یعقوب حفیظ اور شاہد جمیل اور ۱۶ شدید زخمی ہو گئے تھے"۔(نوائے وقت ۸.۸.۹۷ صفحہ اول)

خدائی فوجدار

"گجرات پولیس نے سروں کی قیمت والے چھ مبینہ دہشت گردوں کو بھاری مقدار میں جدید ترین اسلحے سمیت گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ایس ایس پی گجرات محمد الطاف قمر نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ درجنوں شیعہ رہنماؤں اور کارکنوں کے قتل میں ملوث سپاہ صحابہ سے تعلق رکھنے والے حافظ ممتاز اور دیگر پانچ دہشت گردوں کو مشین گن اور بھاری تعداد میں جدید ترین اسلحے سمیت گرفتار کرلیا ہے جنہوں نے گجرات شہر میں متعدد مذہبی راہنماؤں کے علاوہ سیاسی رہنماؤں کے قتل کی منصوبہ بندی کر رکھی تھی۔ مبینہ دہشت گردوں نے اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کے لئے محلہ نور پور ہڈے میں ایک مکان بھی کرائے پر لے رکھا تھا۔ ملزموں نے کھاریاں میں شیعوں کی ایک بس پر فائرنگ میں بھی ۱۴ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ ملزموں کے قبضہ سے ایک مشین گن، رائفل ۲۲۲ بور تین عدد پسٹل ۳۰ بور اور ہزاروں راؤنڈ بر آمد کر لئے ہیں"۔(نوائے وقت ۸.۸.۹۷ صفحہ آخر)

"ملک بھر میں دہشت گردی کی جو لہر گزشتہ کئی ہفتوں سے جاری ہے اس کی شدت میں کوئی کمی نہیں آئی۔ بی بی سی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ اب تک ۱۵۰ کے لگ بھگ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ جبکہ صرف لاہور میں تین دن میں ۲۰ سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں"۔

(نوائے وقت ۸.۸.۹۷ صفحہ ۳)

خون آشام لوگ

"آج ہمارا دل بہت اداس ہے۔ جھنگ اور شور کوٹ کے قتل ابھی ٹھنڈے نہیں ہوئے تھے کہ لاہور اور ملتان کی مساجد میں ۱۲ نمازی شہید کر دئے گئے۔ خدا جانے یہ سلسلہ کہاں جاکر رکے گا؟ ہمیں تو یقین ہی نہیں آتا کہ یہ کارروائی کسی مسلمان کی ہو سکتی ہے۔ بلکہ اب بھی ہمارا خیال ہے کہ پاکستان کے دشمن شیعہ سنی فساد کرا کے اس ملک کو ختم کرنا چاہتے ہیں ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ رسول رحمتؐ کا کوئی ماننے والا اپنے بھائی کو گولیوں کا نشانہ بنائے۔ اب مسجد کو جاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔ لاہور کی مسجد میں دہشت گردوں نے پہلے ان محافظوں کو شہید کیا جو نمازیوں کی حفاظت کے لئے دروازے پر کھڑے تھے۔ اس لئے اب مساجد کی حفاظت بھی بے کار ہے۔ اس دہشت گردی کے پیچھے جو بھی ہاتھ ہیں وہ اسلام کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ دنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہ مسلمان امن وسلامتی کے خواہ کتنے ہی دعوے کریں حقیقت میں خون آشام لوگ ہیں۔ ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کو "نبی رحمت" قرار دیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں خود کو بھی "امت رحمت" ثابت کرنا چاہئے۔ ورنہ ہم افتخار عارف کے اس شعر کے مصداق قرار پاجائیں گے کہ ؎

رحمت سید لولاکؐ پہ کامل ایماں
امت سید لولاکؐ سے خوف آتا ہے"

(نوائے وقت ۸.۸.۹۷، کالم سر راہے)

"کہروڑ پکا کے نواحی علاقے امیر پور سٹیشن میں نامعلوم افراد نے امام مسجد کو تیز دھار آلے سے سوتے ہوئے ذبح کردیا"۔ (نوائے وقت ۹.۸.۹۷ صفحہ ۳)

اعتراف حقیقت

"لاہور کے وزیر اعلیٰ محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ انہیں اعتراف ہے کہ ان پانچ چھ ماہ میں جتنے قتل ہوئے اس کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی"۔

لاہور صوبائی دارالحکومت میں دوروز قبل بیگم پورہ میں ایک مسجد میں نماز مغرب کے دوران دہشت گردوں کی فائرنگ کے واقعہ کے بعد شہر کی درجنوں مساجد کے اردگرد زبردست پہرہ کے دوران نماز جمعہ ادا کی گئی"۔

(نوائے وقت ۹.۸.۹۷ صفحہ ۱)

ہولناک واردات قتل

"مظفر گڑھ اور وار برٹن میں ہولناک خونریزی۔ دہشت گردوں نے چن چن کر ۱۴ افراد قتل کر دئے۔

دو موٹر سائیکلوں پر سوار پانچ دہشت گرد موت بن کر مین بازار وار برٹن میں نمودار ہوئے۔ اور ایک ایک کر کے فقہ جعفریہ کے مقامی صدر، ۲۴ سالہ نوجوان اور اس کے ماموں، دو سگے بھائیوں، ایک ریڈیو مکینک، ایک گاہک اور کاروں کی ورکشاپ پر مالک کے دوست کو قتل کر دیا۔

نامعلوم دہشت گردوں نے مظفر گڑھ کے نواحی قصبہ میں چھ افراد کو گولیاں مار کر ہلاک اور ایک کو شدید زخمی کر دیا ہے۔ جسے تشویشناک حالت کے پیش نظر نشتر ہسپتال ملتان منتقل کر دیا گیا۔ ہلاک وزخمی ہونے والوں کا تعلق فقہ جعفریہ سے ہے جنہیں دہشت گردوں نے شناخت کے بعد چن چن کر قتل کیا"۔

(نوائے وقت ۱۰/ اگست ۱۹۹۷ء صفحہ ۱)

چند خبریں

"براہ راست گولی چلانے والے ۶۰ دہشت گرد گرفتار، چوٹی کے قاتلوں تک پہنچنے کی کوشش۔

پکڑے جانے والوں میں کوئی غیر ملکی نہیں مگر ان لوگوں نے شیعہ سنی کے لیبل لگا رکھے ہیں۔ متعدد انکشافات سامنے آئے۔ آئی جی کی صحافیوں سے گفتگو"۔

(نوائے وقت ۱۰.۸.۹۷ صفحہ ۱)

"ایک ہفتہ میں درجنوں افراد کی ہلاکت۔ حکمرانوں کی غلط پالیسی سے پنجاب قتل گاہ بن گیا۔

ملکی سلامتی کو سخت خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ ہم اجتماعی خودکشی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اب دیہات بھی محفوظ نہیں رہے۔ وقت حکمرانوں کا ساتھ چھوڑ رہا ہے"۔

(نوائے وقت ۱۰.۸.۹۷ صفحہ آخر مختلف سیاستدانوں کے بیانات)

"دہشت گردی ۶ روز میں ۱۴۱ بے گناہ نگل گئی۔ موجودہ لہر پیر ۴ر اگست کو شروع ہوئی اور ابھی تک قابو میں نہیں آ سکی۔ تازہ وارداتوں میں پیر کو ۱۳، جمعرات کو ۱۴ اور ہفتہ کے روز ۱۴ افراد ہلاک ہوئے"۔

(نوائے وقت ۱۰.۸.۹۷ رپورٹ صفحہ آخر)

اداریہ نوائے وقت

"پنجاب کے دو قصبات منڈی وار برٹن (شیخوپورہ) اور خان گڑھ (ضلع مظفر گڑھ) میں دہشت گردی کے دو الگ الگ واقعات میں ۱۴ افراد جاں بحق اور چار زخمی ہو گئے۔ پنجاب میں ایک ہفتہ کے اندر اندر دہشت گردی کے سات بڑے واقعات رونما ہو چکے ہیں جن میں مجموعی طور پر ۴۴ افراد جاں بحق ہوئے۔ اس سے پہلے کے واقعات میں دہشت گردی کا نشانہ بننے والے افراد اس کے علاوہ ہیں۔.......... لوگ اپنے دینی فرائض کی ادائیگی کے لئے مساجد اور امام بارگاہوں میں جانے سے گھبرانے لگے ہیں اور لادین اور مذہب دشمن طبقے کو کھل کر یہ کہنے کا موقع ملا ہے کہ ہر قسم کی مذہبی تنظیمیں اور دینی مدارس مسلکی تعصب فرقہ وارانہ منافرت کے فروغ اور دہشت گردوں کی سرپرستی میں مصروف ہیں۔ ان مسلسل واقعات سے دینی ومذہبی گروپوں کی پوزیشن خراب ہو رہی ہے۔ جبکہ اس کا فائدہ پاکستان اور اسلام دشمن قوتیں اٹھارہی ہیں۔ وہ یہ ثابت کر رہی ہیں کہ یہ سارا اسلامی بنیاد پرستی کا کیا دھرا ہے اور پاکستان میں امن وامان کی صورت حال اس حد تک خراب ہے کہ خانہ خدا تک محفوظ نہیں۔ امن وامان، تعمیر وترقی اور خوشحالی کے منصوبے چہ معنی دارد؟؟؟"

(نوائے وقت ۱۱.۸.۹۷)

۲۸ طالبان علماء کا قتل

"طالبان مخالف اتحاد نے ۲۸ پاکستانی علماء شہید کر دئے۔ ثالثی کے لئے جانے والے ان علماء کو صوبہ جوزفان میں قید کیا گیا پھر قطار میں کھڑا کر کے گولی مار دی گئی۔

جے یو آئی کوئٹہ کے امیر حاجی برکت اچکزئی، ان کے بھائی اور تین بھتیجے بھی شامل ہیں"۔

(نوائے وقت ۲۶.۸.۹۷ صفحہ ۱)

دہشت گرد علماء کی خبریں

فیصل آباد پولیس نے مذہبی تنظیم لشکر جھنگوی کے سربراہ اور دہشت گردی و قتل و غارت گری کی درجنوں سنگین وارداتوں میں ملوث ملک اسحاق کو سول لائن کے علاقے سے ڈرامائی طریقے سے گرفتار کر لیا ہے۔ ملزم اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ فرضی نام سے حاصل کئے گئے پاکٹل ٹیلیفون کا بل جمع کروانے کے لئے بنک آیا تھا کہ پولیس کی مخبری پر چھاپہ مار کر اسے حراست میں لے لیا۔ حکومت نے اس کی گرفتاری پر بیس لاکھ روپے کا انعام رکھا ہوا تھا"۔

(نوائے وقت ۱۴.۹.۹۷ صفحہ ۱)

"دس لاکھ روپے سر کی قیمت والا لشکر جھنگوی کا خطرناک دہشت گرد ابو بکر عثمان، شہوار عرف شاہ جی گرفتار کر لئے گئے۔ دہشت گردوں نے ۵۰ وارداتوں کا اعتراف کر لیا۔ یاد رہے کہ حکومت نے اشرف مارتھ ایس ایس پی گوجرانوالہ کیس میں ۱۰ لاکھ ، میاں شاہ نواز پیرزادہ زمیندار کیس میں ۵ لاکھ ، اور چوہدری محمد صادق گجر انسپکٹر پولیس کیس میں ۱۰ لاکھ روپے ملزمان کو پکڑنے پر مقرر کئے تھے۔

پولیس نے فرقہ وارانہ قتل میں ملوث لشکر

جھنگوی کے پانچ دہشت گرد ابو بکر عرف عثمان، شہوار عرف شاہ جی، عبدالجبار، جمال، ناصر اور عبدالستار کو گرفتار کر لیا ہے۔ ملزمان قتل، ڈکیتی وغیرہ کی درجنوں وارداتوں میں ملوث ہیں۔........... دوران تفتیش ملزمان نے ۵۰ وارداتوں کا اعتراف کر لیا ہے اور گینگ ۵۴ افراد پر مشتمل ہونے کا انکشاف کیا ہے۔ ملزمان پر ضلع بہاولپور میں ۱۰، رحیم یار خان میں ۲۴، بہاولنگر میں ۴، وہاڑی میں ۶، ساہیوال میں ۲، اوکاڑہ میں ۳، گوجرانوالہ میں ایک مقدمات ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ملزم شہوار عرف شاہ جی کے خلاف بہاولپور میں ۲، رحیم یار خان میں ۲۲، وہاڑی میں ۳، ساہیوال میں ایک جبکہ ملزم ابو بکر عرف عثمان کے خلاف بہاولپور میں ۸، بہاولنگر میں ۴، وہاڑی میں ۳ اور ساہیوال میں ۲ مقدمات درج ہیں۔"

(نوائے وقت ۱۹.۱۰.۹۷ صفحہ ۱۰، ۱۴)

کراچی میں دہشت گردی، ۳ علماء سمیت ۵ ہلاک، شہر میں ہنگامے۔

سولجر بازار، گرو مندر چورنگی میں دو موٹر سائیکل سواروں نے وین پر بم مارا اور بعد ازاں آگ لگا دی۔ جس سے مولانا عبدالسمیع، ڈاکٹر حبیب اللہ مختار اور ڈرائیور کی نعشیں وین میں ہی جل گئیں"۔

(روزنامہ خبریں ۳.۱۱.۹۷ صفحہ ۴)

"کراچی: وین پر بم سے حملہ اور فائرنگ۔ مولانا حبیب اللہ سمیت ۳ ہلاک۔ جاں بحق ہونے والے مولانا شیخ حبیب اللہ جامعہ بنوری ٹاؤن کے چانسلر اور وفاق المدارس پاکستان کے جنرل سیکرٹری بھی تھے۔ دھماکہ سے وین میں آگ لگ گئی اور وہ مکمل طور پر جل کر تباہ ہو گئی۔ مولانا شیخ حبیب اور مفتی عبدالسمیع کی نعشیں جل کر بری طرح مسخ ہو گئیں۔ مولانا بشیر نقشبندی زخمی ہو گئے۔ حملہ آور فرار ہو گئے۔ علاقے میں کشیدگی پھیل گئی۔ مشتعل افراد کا ہنگامہ، ٹریفک بند کر دی"۔

(روزنامہ نوائے وقت ۳.۱۱.۹۷ صفحہ ۲)

"دارلعلوم اسلامیہ اکوڑہ کے مہتمم کو ساتھی سمیت قتل کر دیا گیا"۔

(نوائے وقت ۲۳.۱۱.۹۷ صفحہ اول)

نیا سال شروع ہو گیا

"پانچ دہشت گردوں کا جیل سے فرار کا زخمی مرکزی کردار دم توڑ گیا۔ قاری اللہ وسایا واردات کے وقت پولیس مقابلہ میں پیٹ اور ٹانگوں پر گولیاں لگنے سے زخمی ہوا تھا۔

سنٹرل جیل ڈیرہ غازی خان سے پانچ خطرناک قیدیوں کے فرار میں مرکزی کردار اور پولیس مقابلے میں زخمی ہونے والا ملزم قاری اللہ وسایا عرف ڈاکٹر اسلم ہفتہ کو صبح ہلاک ہو گیا۔ قاری اللہ وسایا کو دو روز قبل شدید زخمی حالت میں ڈسٹرکٹ ہسپتال ڈیرہ غازی خان سے ملتان منتقل کیا گیا۔ متوفی کی میت پولیس کی نگرانی میں دوپہر ۱۲ بجے اس کے آبائی گاؤں کنڈ مہاراں میلسی روانہ کر دی گئی ہے"۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۱.۱.۹۸ صفحہ آخر)

"فیصل آباد میں دہشت گردوں نے ممتاز عالم دین شیخ اہل حدیث مولانا نذیر احمد کے صاحبزادے مولانا محمد شاہ اور رکشہ ڈرائیور کو اس وقت قتل کر دیا جب وہ نماز جمعہ پڑھانے کے بعد جا رہے تھے۔ مسجد سے چند قدم کے فاصلے ان پر کلاشنکوفوں سے فائرنگ کر دی گئی۔ جیسا کہ دہشت گردی کی اکثر وارداتوں میں ہوتا ہے حملہ آور ایک موٹر سائیکل پر سوار تھے۔ مساجد، امام بارگاہوں اور مذہبی مقامات پر اس طرح دہشت گردی کی بے شمار وارداتوں میں ایک اور اضافہ ہوا ہے اور اس پر مولانا ضیاء القاسمی اور دوسرے لوگوں نے سخت احتجاج بھی کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ فیصل آباد میں ایک مکتبہ فکر کے پندرہ قتل ہو چکے ہیں مگر حملہ آور گرفتار نہیں ہوئے"۔

(اداریہ نوائے وقت ۱۵.۲.۹۸)

"سپاہ صحابہؓ ضلع فیصل آباد کے رہنما مولانا مجیب الرحمٰن لدھیانوی فیصل آباد کے صدر علامہ طاہر الحسن نے کہا کہ فیصل آباد میں علماء کا قتل حکومت کے منہ پر طمانچہ ہے جو آئے دن دعویٰ کرتے ہیں کہ دہشت گردی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ علامہ طاہر الحسن نے کہا یہ قتل سنی علماء کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو صحابہ کرام کے نام پر کھاتے ہیں لیکن صحابہ کے تحفظ کے لئے وہ اپنی زندگیوں کے لئے حجروں اور محلات میں بیٹھے ہیں"۔

(نوائے وقت ۱۵.۲.۹۸ صفحہ ۴)

خدا کا غضب کیوں بھڑکا؟

ساری بد عملی اور اس کے نتیجہ میں خدائی غضب بصورت قتل و غارت اور پریشانی کا اعتراف خود علمائے پاکستان کی زبانی سنئے:

"مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما سید عطاء المہیمن شاہ بخاری نے آخری نشست سے خطاب کرتے ہوئے کہا حضور خاتم النبیین کی بعثت عالم انسانیت کے لئے باعث رحمت و انقلاب تھی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ امن و آشتی اور اخلاق و محبت کا درس کامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ فرقہ وارانہ دہشت گردی سیرت طیبہ سے عملی انحراف اور بغاوت کی سزا ہے"۔ (نوائے وقت ۲۱.۷.۹۷ صفحہ ۲)

دنیا پرستی اور ایمان کی کمی

"گزشتہ روز تین روزہ ۳۵ ویں میلاد مصطفیٰ کانفرنس ربوہ میں شروع ہو گئی۔ یہ کانفرنس سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی معروف درگاہ وادی عزیز شریف دریائے چناب ربوہ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت وادی عزیز کے سجادہ نشین حضرت خواجہ محبوب الٰہی نسیم نے کی۔ کانفرنس کے پہلے دن افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمام دنیا میں مسلمان اس لئے پریشان ہیں کہ اس نے نبی کریم ﷺ کے طریقہ سنت اور رب کریم کے بتائے ہوئے راستے کو چھوڑ کر دنیاوی جاہ و حشمت میں کھو گئے۔ مسلمان جس وقت بھی شیطان اور خدا دونوں کی پیروی کریں گے نہ ہی ان کی دنیا اچھی ہو گی اور نہ ہی آخرت۔ ہمیں چاہئے کہ ہم سنت رسولؐ پر عمل کریں۔ کانفرنس کے دوسرے روز کے اجلاس کی صدارت پیر آف دیول شریف صاحبزادہ سید روح المعین شاہ نے کی۔ انہوں نے اپنے صدارتی خطبہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے علماء کرام اور مشائخ عظام نے اپنے اخلاق محبت اور بھائی چارے کی فضاء قائم کی تھی اس کی آج بھی اسی طرح ضرورت ہے۔ اس وقت ملک جو فرقہ وارانہ فسادات کی زد میں آیا ہوا ہے اس کی صرف ایک وجہ ہے ہمارے مسلمانوں کے باہمی اختلافات اور گروہ بندیاں اور انا پرستی۔ اگر آج بھی ہم ایک ہو جائیں تو کوئی تخریب کار دہشت گرد ہماری عبادت گاہوں کو میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ ہم لوگ اللہ پر کم اور عیسائی یہودی لابیوں پر زیادہ بھروسہ کرتے ہیں"۔

(نوائے وقت ۱۰.۱۱.۹۶ صفحہ ۲)

اداریہ نوائے وقت

اداریہ نوائے وقت ۱۶۔۳۔۹۷ سے ایک اہم حصہ ملاحظہ فرمائیے:

"پاکستان تمام فرقوں کے اتحاد سے وجود میں آیا ہے اس لئے یہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی ہی سے برقرار رہ سکتا ہے۔ فرقہ وارانہ فسادات ہمیشہ دشمنوں کی سازش سے رونما ہوتے ہیں اس لئے ہمیں ہر قیمت پر فرقہ وارانہ اتحاد قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے"۔

ملت مسلمہ - مختلف گروہوں پر مشتمل بھیڑوں کا منتشر ریوڑ

معروف عالم سید وصی مظہر ندوی کی تحریر:

"اگر پوری دنیا کے حوالے سے ملت مسلمہ پر نگاہ ڈالی جائے تو اس وقت یہ ملت مختلف ٹکڑوں پر مشتمل بھیڑوں کا ایک منتشر ریوڑ ہے جس کا کوئی ایک داعی ہے نہ رکھوالا۔ اہل یا نااہل کی بحث تو بعد کی بات ہے........... اس کی صفیں درہم برہم ہیں، ان کے اندر یکجہتی اور اتحاد کا فقدان ہے۔ وہ فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں، وطنی اور علاقائی قومیتوں نے ان کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ نسلی اور لسانی جھگڑوں نے ان کو آپس میں جدال اور قتال کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ وہ حرم کی پاسبانی کے لئے نیل کے ساحل سے لے کر خاک کاشغر تک ایک تو کیا ہوتے ان کے کابل و قندھار اور جلال آباد کے وہ مجاہدین بھی متحد ہونے پر آمادہ نہیں جو کل تک روس کے خلاف جدوجہد میں سرگرم عمل تھے........... کس قدر افسوس ناک صورت حال ہے کہ کروڑوں انسانوں پر مشتمل یہ امت مسلمہ آج انسانوں کا ایک ایسا منتشر انبوہ بن چکا ہے جن کے درمیان کوئی رشتہ وحدت عملاً نظر نہیں آتا۔ دنیا کے تقریباً ۶۰ ممالک میں یہ امت اکثریت میں ہے اور ان ممالک کے اندر خود ان کی اپنی حکومتیں قائم ہیں۔ انکے علاوہ دوسرے اور بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں یہ اکثریت میں نہیں پھر بھی کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ لیکن بحیثیت امت مسلمہ ان کا کوئی وزن محسوس نہیں کیا جاتا کیونکہ ان کا نہ کوئی ہدف ایک ہے نہ ہی ان کی ایک قیادت ہے، نہ ان کے درمیان کوئی اجتماعیت ہے، نہ وہ ایک ساتھ اٹھ سکتے ہیں نہ ایک ساتھ حرکت کر سکتے ہیں۔ ان کے دشمن ان کو الگ الگ کر کے مار رہے ہیں۔ مگر ان کے اندر دشمنوں سے متحدہ مقابلہ کرنے کی نہ ہمت ہے نہ حوصلہ۔ بلکہ متحدہ مقابلے کی آرزو اور خواہش بھی غالباً مفقود ہو چکی ہے اور کارواں کے دل سے احساس زیاں بھی جاتا رہا ہے"۔

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت ۶.۳.۹۵)

اے کاش!

کاش ان عالموں اور فاضلوں کی سمجھ میں یہ بات آجائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں امت مسلمہ کی مشکلات اور مایوسیوں کا حل حضرت نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک کے مطابق خلافت علی منہاج النبوۃ کی بابرکت صورت میں مقدر فرمایا تھا جس کی حقیقت اور فیض سے یہ لوگ اب تک محروم چلے آتے ہیں۔ اور اپنے اعتراف کے مطابق منتشر اور بے راہ بھیڑوں کے گروہ کی شکل میں سرگرداں اور پریشان حال ہیں اور ہر طرف سے آفات اور ناکامیوں کے نرغہ میں گھرے ہوئے ہیں اور ہمہ وقت بھیڑیوں کی زد میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور امت مسلمہ کے کھیون ہار حضرت امام مہدی کیا جانفزاء پیغام دیتے ہیں:

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

اے کاش کہ لوگ ابھی بھی توبہ کریں اور عافیت کے اس حصار کی طرف لوٹیں۔ ہماری تو یہی دعا ہے: رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔ اے ہمارے رب تو محمد ﷺ کی امت کی اصلاح فرما۔

اس مضمون میں ہم نے بطور نمونہ ملکی خبروں اور سیاسی دانشوروں کے تبصروں اور سیاسی و مذہبی رہنماؤں کے بیانات میں سے چند ایک درج کئے ہیں۔ یہ سب بیانات نہایت تکلیف دہ صورت حال پیش کرتے ہیں۔ ہمارا مقصد ان کو پیش کرنے سے یہ ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بار بار قوم کو متنبہ کیا اور فتنہ پروروں کی قرآن و سنت کی روشنی میں نشان دہی کی اور معصوم احمدیوں پر ظلم و ستم سے باز رہنے کی بتکرار نصیحت فرمائی۔ لیکن کسی نے اس پر کان نہیں دھرے اور نتیجہ سب کے سامنے ہے۔ مکافات عمل کی چکی گردش میں ہے۔ اس پر بھی سب سے زیادہ احمدی کا ہی دل دکھتا ہے۔

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
☆......☆......☆......☆
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر ۲

تلاوت بھی کی جاتی ہے لیکن تیسری اور چوتھی رکعت میں نہیں کی جاتی، اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسا سورہ فاتحہ کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے ہے-

☆ یورپ کے اکٹھا ہونے کے بارے میں ایک سوال کا تفصیلی جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یورپ کو اکٹھا کرنے کا نظریہ چرچل نے پیش کیا تھا اور اُس کے مطابق آئندہ جنگ کے خطرہ سے بچنے کے لئے یعنی جرمن قوم کو دبانے کے لئے یورپ کو اکٹھا کرنا ضروری تھا- لیکن چرچل ایک انسان تھا، وہ خدا نہیں تھا-وہ جرمن قوم کی عظمت کو حقیقت میں سمجھ نہیں سکا کہ اُس کے نظریہ کا دوسرا رُخ بھی ظاہر ہو سکتا ہے جیسا کہ اب ہو رہا ہے-

حضور نے فرمایا کہ اب ایک اور تقسیم ایسی ہو رہی ہے کہ جنگ کا خطرہ ٹالا نہیں جارہا- برطانیہ کی کوشش ہے کہ وہ ایک طرف کینیڈا اور امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کو زیادہ مضبوط کرے اور دوسری طرف یورپ کے ساتھ بھی- یعنی دونوں طرف اپنی ٹانگ رکھے جو کہ ممکن نہیں ہے-اب یورپ جرمنی کی طاقت کے ساتھ مل کر ایسی طاقت بن کر ابھر رہا ہے کہ امریکہ کی وہ پہلے والی حیثیت نہیں رہے گی اور امریکہ کے مالی مفادات میں یورپ اپنا حق مانگے گا- یہ لازمی ہوگا اور اس طرح متحدہ یورپ جنگ ٹالنے کی بجائے خطرہ بڑھانے کا موجب بن جائے گا-

حضور نے فرمایا کہ اسی طرح چین کوریا اور جاپان وغیرہ کا ایک اور مرکز ہے جو یورپ اور امریکہ کے اقتصادی مفادات کو چیلنج کرے گا- اسی لئے مجھے یقین ہے کہ دنیا تیسری جنگ عظیم کی طرف بڑھ رہی ہے-

اجتماع کا اختتامی اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے انیسویں سالانہ اجتماع کا اختتامی اجلاس ۲۴ر مئی ۱۹۹۸ء کی سہ پہر Bad Kreuznach میں منعقد ہوا- تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد حاضرین نے کھڑے ہو کر خدام کا عہد اردو اور جرمن زبانوں میں دہرایا- نظم کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اجتماع میں دس ہزار خدام و اطفال اور زائرین نے شرکت کی- جن میں پانچ سو اسّی (۵۸۰) نومبائعین خدام بھی شامل تھے- شامل ہونے والے اطفال کی کُل تعداد ۱۴۹۸ر تھی- اجتماع کے لئے ۴۶ مختلف شعبہ جات قائم کئے گئے تھے اور اجتماع کی کارروائی کے تراجم بیک وقت آٹھ زبانوں میں پیش کئے جاتے رہے-

تقسیم انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین کو بہت روح پرور اور ولولہ انگیز اختتامی خطاب سے نوازا جس میں نہایت اہم نصائح فرماتے ہوئے نیک توقعات کا اظہار بھی فرمایا اور تربیت کے امور میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے کام پر خوشنودی کا اظہار بھی فرمایا- حضور انور نے فرمایا کہ آج صبح کی مجلس میں ایک سوال "خیر امۃ" ہونے کے بارے میں تھا جس کا قرآن مجید نے دعویٰ کیا ہے-اس میں بتایا گیا ہے کہ امۃ مسلمہ کی وجہ فضیلت یہ ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے کام کرتی ہے- حضور انور نے اس حدیث کا بھی حوالہ دیا کہ "الیدالعلیا خیر من الیدالسفلی" یعنی عطا کرنے والا ہاتھ وصول کرنے والے ہاتھ سے بہتر ہے-

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے ہمیں یہ پیغام دیا ہے کہ جب تک تم دوسروں کی خدمت کرتے رہو گے، بہترین رہو گے- جب اپنے مفاد کے لئے کام کرنا شروع کردو گے تو اِس مقام پر نہیں رہو گے- اِس آیت میں جو لفظ 'الناس' استعمال ہوا ہے اس سے بنی نوع انسان مراد ہیں-

حضور نے فرمایا کہ پہلے گزری ہوئی امتیں محض اپنے علاقوں اور اپنی قوموں کے لئے ہوا کرتی تھیں، ساری دنیا کے لئے نہیں تھیں- پس ایسی امت جس کا تعلق ساری دنیا کی بھلائی سے ہو وہ یقیناً مقامی امتوں سے بہتر ہے-

حضور انور نے فرمایا کہ بھلائی کی بہترین قسم یہ ہے کہ کسی کو اچھی بات کا حکم دیا جائے اور بُری بات سے روکا جائے- اب بے شمار لوگ دھریہ اور مذہب سے متنفر ہیں اور خدا کی ہستی کے قائل نہیں رہے- ایسی صورت میں انہیں معروف باتوں کی طرف بلایا جائے- ہر شخص خواہ وہ بد بھی ہو جانتا ہے کہ سچائی اچھی چیز ہے اور بھلائی اچھی چیز ہے- پس معروف کا حکم دیں اور منکر سے روکیں- اس صورتحال کا اطلاق ساری دنیا پر یکساں ہو رہا ہے-

حضور انور نے فرمایا کہ ساری دنیا میں اگر کسی امت نے جہاد کرنا ہے تو یہ امت محمدیہ ہے جس کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی ہے اور پھر یہ شرط ہے کہ اللہ پر ایمان لاتے ہوئے ایسا کرو- ورنہ کئی لوگ نرم دلی یا اپنی تہذیب کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں- لیکن اگر کوئی للہٰ کرے گا تو خدا اس کا مددگار بھی ہوگا- ایمان باللہ کا نیک تعلیم دینے اور برائی سے روکنے سے گہرا تعلق ہے- آنحضرت ﷺ بھی یہ کام اللہ کی خاطر ہی کیا کرتے تھے- اور یہ انسانوں کی بگڑی ہوئی عادت ہے کہ اللہ کی خاطر کام شروع کرو تو ضرور مخالفت کرتے ہیں- پس عرب بھی تلواریں لے کر آپ پر چڑھ دوڑے- ایسے میں اللہ سہارا اور ذمہ دار ہے کہ تمہیں دلشکنی سے اِس حد تک روکے کہ تم یہ کام ہی چھوڑ بیٹھو- چنانچہ جو اللہ پر ایمان کی خاطر ایسا کریں اور پھر کبھی بھی نہ چھوڑیں اُن سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟! پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اہل کتاب میں بھی اچھے لوگ ہیں، یہود اور عیسائیوں میں، لیکن ان کے ایمان کی کمی کا ذکر کیا گیا ہے کہ اگر وہ ایمان لے آتے تو اُن کی نیکیاں ضائع نہ ہو جاتیں- فرمایا اُن میں مومن تو ہیں لیکن بہت تھوڑے اور اکثریت فاسق ہے-

حضور نے فرمایا کہ برائیوں سے روکنے کا بہترین طریق نماز ہے- نماز ہی ہے جو بدیوں کے خلاف جہاد کا طریق بتاتی ہے اور عام ناپسندیدہ باتوں سے بھی منع کرتی ہے- اللہ کے ذکر سے بھری ہوئی نماز ہی برائیوں سے بچنے کی ترغیب دے گی- پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تمہارے اعمال کو اچھی طرح جانتا ہے- یہ اس لئے کہ بہت سے لوگ نماز پڑھتے ہیں لیکن نماز نہ اُن کو منکر سے نہ فحشاء سے روک سکتی ہے- پس اکثر کو یہ وہم ہوتا ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں- اور یہ کہ وہ نماز نہیں پڑھتے، یہ اُن کے بعد کے حالات بتاتے ہیں- اگر وہ نماز کے بعد پھر انہی برائیوں میں چلے جائیں تو پھر اُن کو نماز کا کیا فائدہ ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ بچوں کو نماز پڑھنے کا طریق بتائیں اور ترجمہ سکھائیں- آپ نے تو ساری دنیا کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا ہے اور ساری دنیا سے منکر اور فحشاء کو دور کرنا آپ کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جس چیز کا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا وہ نماز ہے- لیکن ہم نے اسے سب سے آخر میں رکھا ہوا ہے- پس اِس نصیحت کو غور سے سنیں- آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اُس نے نجات پائی-

حضور انور نے فرمایا کہ موت پر ہمارا کوئی اختیار نہیں اس لئے نماز کا حساب ٹھیک کرنے کا وقت ہمارے پاس بہت تھوڑا ہے- اگر غفلت ہوئی تو بہت دیر ہو چکی ہو گی- نمازوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو حساب بنا رکھا ہے وہ بہت منصفانہ ہے- حساب کیسے ہو گا؟ حضور انور نے آنحضور ﷺ کی ایک اور حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حدیث کے مطابق اگر کسی کے فرضوں میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ اُس سے نوافل کی ضرور توقع رکھتا ہے جیساکہ فرمایا "دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں"- بہت پیارا انداز ہے جو فرمایا "میرا بندہ"-

حضور انور نے فرمایا کہ یہ حدیث ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ اس طرح نماز سکھائیں جس کے ساتھ نوافل کی طرف بھی خدام کی توجہ ہو- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ مضمون یوں بیان فرماتے ہیں کہ یہ پانچ وقت تو خدا نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہئے اور کبھی غافل نہ ہونا چاہئے- جو شخص خدا کے دربار میں پہنچنا چاہتا ہے نماز اس کے لئے ایک سواری ہے- مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا تبھی سے اسلام کی حالت معرض زوال میں آئی ہے- یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ نماز سچی پڑھتے اور اسلام کی حالت نہ بدلتی- جب سے نماز کو ترک کیا تو خود متروک ہو گئے-

حضور نے فرمایا کہ میں ایسے احمدیوں کو جانتا ہوں جن کی نمازیں ختم ہونے سے پہلے ہی مقبول ہو جاتی ہیں- پس اپنی نمازوں کو پہچانیں- نماز میں کیا ہوتا ہے، یہی کہ بندہ عرض کرتا ہے، وہ سنتا ہے- پھر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا بھی ہے- حضور نے ایک بزرگ کا واقعہ بیان فرمایا جو ایک لمبے عرصہ تک ایک دعا کرتے رہے اور اُنہیں جواب ملتا رہا کہ یہ دعا قبول نہیں ہو گی- جب ان کے ایک شاگرد نے جو چند روز اُن کے پاس ٹھہرا تھا، یہ منظر دیکھا تو وہ تھک گیا اور اُس نے بزرگ سے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ دعا قبول نہیں ہو گی تو پھر کیوں وہی دعا کرتے چلے جاتے ہیں؟- بزرگ نے کہا کہ دیکھو سائل کا کام کیا ہے سوائے ہاتھ پھیلانے کے- وہ مالک ہے، اُس کی مرضی ہے...... تب خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے بندے! گزشتہ تیس سال کی تیری ساری دعائیں میں نے قبول کر لی ہیں-...... حضور انور نے فرمایا کہ اُس بزرگ سے تو خدا تعالیٰ کا تعلق ذاتی تھا، جماعتی نہیں تھا- لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے جب خدا بولتا ہے تو آپؑ کے ماننے والے جگہ جگہ خدا کی ہستی کے ثبوت پیش کرتے ہیں-

حضور نے خدام الاحمدیہ جرمنی سے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ انہوں نے بہت خوش اسلوبی سے نماز کے بارے میں کوشش کی ہے، بہت پیاری سکیم بنائی ہے، کیسٹس بنائی ہیں اور کتابچہ بھی تیار کیا ہے- بچوں کا جو ماحول میں دیکھ رہا ہوں وہ میرے دل کو تسکین سے بھر رہا ہے کہ آپ کی آئندہ نسلیں انشاء اللہ تعالیٰ نجات یافتہ ہوں گی- جن نسلوں سے میرا براہ راست رابطہ ہوتا ہے ان میں نمایاں تبدیلی واقع ہوتی ہے- اب چھوٹے چھوٹے بچے بھی دین سے گہرا تعلق رکھ رہے ہیں- جگہ جگہ اُن کی تربیت کے لئے طوعی سکول کھولے جارہے ہیں- یہ آج کی نسل ہے جو کل کی راہنما بننے والی ہے- ہم خدا کا شکر کر سکتے ہیں کہ اس نے ہمیں ان کا تقویٰ دکھا دیا ہے-

حضور نے ہجرت کے دونوں پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہجرت کے کچھ مالی فوائد تو آپ کو دکھائی دے رہے ہیں لیکن اصل وسعت یہ ہے کہ جس ملک میں کلمہ پڑھنے کی اجازت نہیں تھی، نمازوں پر قدغن تھی، وہاں سے ایک مذہبی آزادی والی جگہ کی طرف ہجرت ہے-

حضور نے فرمایا کہ میں نے خدام الاحمدیہ اور وقف جدید میں کام کرتے ہوئے ہر مجلس کے دورے کئے ہیں اور اُن دوروں میں میں نماز کو اوّلیت دیتا رہا ہوں- اللہ مبارک کرے کہ آپ کی آئندہ نسلیں اسلامی قدروں کی محافظ بن گئی ہیں اور ان کا فیض آئندہ نسلوں کو بھی پہنچے گا-

حضور انور نے اپنے خطاب کو ختم کرنے سے قبل فرمایا کہ نماز سب سے پہلے اپنے دل اور نفس کو تعلیم دیتی ہے اور جب اپنا نفس اثر قبول کرتا ہے تو وہ وجود نکلتے ہیں جو دنیا کو تعلیم دیتے ہیں- حضور نے فرمایا کہ میں جلسے میں حاضر ہوں گا، اس عرصے میں کوشش کریں تاکہ اس کے اثرات نظر آئیں، نومبائعین کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں جنہوں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی ہے، جنہیں اُن کے خاندانوں نے محبت کے تعلق سے منقطع کر دیا ہے- پس اُن کی تربیت کریں تا وہ انقلاب جو کل آنا ہے، آج ہی آجائے-

(باقی آئندہ شمارہ میں)

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں- اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں نیز خطوط پر اپنے ٹیلیفون نمبر بھی تحریر فرمایا کریں- اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کے بارے میں آپ اپنے تاثرات اب e-mail کے ذریعے بھی ارسال کرسکتے ہیں :

mahmud@btinternet.com

مکرم رانا ریاض احمد صاحب

۲ر فروری ۱۹۹۴ء کی سہ پہر تین بجے ایک ویگن میں سوار دس معاندینِ احمدیت نے ٹاؤن شپ لاہور کے ایک پُرجوش داعی الی اللہ مکرم رانا عبدالستار خان صاحب پر اُن کے گھر کے باہر حملہ کیا اور انہیں زدوکوب کرتے ہوئے اغواء کرنے کی کوشش کی- اسی اثناء میں اُن کے بیٹے مکرم رانا ریاض احمد صاحب اپنے والد کو بچانے کے لئے باہر آئے تو ایک بدبخت نے اُن پر فائر کردیا- گولی پیشانی پر لگی جس سے وہ بیہوش ہو کر گر گئے اور حملہ آور اُن کے والد کو اغوا کرنے میں کامیاب ہوگئے- مکرم رانا ریاض احمد صاحب کو ہسپتال پہنچایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہوسکے- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم رانا عبدالستار خانصاحب کے نام اپنے ایک مکتوب میں فرمایا کہ پیارے عزیزم رانا ریاض احمد کی شہادت کی اطلاع ملی ہے- انا للہ و انا الیہ راجعون- خوش نصیب ہے آپ کا بیٹا جو شہید ہو کر زندۂ جاوید ہوگیا- وقتی طور پر اس کا بہت افسوس ہے لیکن خدا کی نگاہ میں یہ بہت بڑی سعادت ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ تاریخ احمدیت میں ستاروں سے بڑھ کر چمکے گی اور لوگ عزت سے یاد کریں گے اور فخر سے نام لیں گے- مبارک ہے وہ خاندان جس کے حصہ میں یہ عظیم سعادت آئی ہے-

مکرم رانا ریاض احمد صاحب ۱۵ر مارچ ۱۹۵۴ء کو ضلع وہاڑی کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے- آپکی ابتدائی پرورش اپنے دادا اور نانا کی سرپرستی میں ہوئی- یہ دونوں وجود حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں احمدیت کے نور سے منور ہوئے تھے- مکرم رانا ریاض صاحب بھی اپنے بزرگوں کی چلتی پھرتی تصویر تھے، ملنسار، منکسر المزاج اور شگفتہ طبیعت- ۱۹۷۲ء میں میٹرک کر کے لاہور ریلوے میں بطور الیکٹریشن ملازم ہوگئے لیکن پھر جلد ہی اپنا کاروبار (بلڈنگ میٹریل) کا شروع کردیا- روزانہ غریب طبقہ کے افراد سے آپ کا واسطہ پڑتا اور آپ ہر ممکن رعایت سے کام لیتے- کئی مجبور لوگوں کو ساری رقم معاف کردی- ہمدردی خلق آپ کی طبیعت کا حصہ تھی- ایک دو یتیم بچوں کی پڑھائی کا خرچ بھی آپ انتہائی رازداری سے ادا کرتے تھے جس کا علم گھر والوں کو اس وقت ہوا جب وہ بچے آپکی شہادت کے بعد فیس لینے گھر آئے- کوئی بھی اپنی دُکھ درد کی کہانی آپ کو سناتا تو آپ اس کی ہر ممکن مدد پر تیار ہو جاتے- انسانوں کے علاوہ جانوروں کی تکلیف کو بھی محسوس کرتے- آپ کا دل کسی کا درد دیکھ ہی نہ سکتا تھا-

محلّہ کے یتیم و بیواؤں کی اکثر مالی امداد کرتے- جو غریب لوگ گھروں میں لکڑی بطور ایندھن استعمال کرتے تھے، وہ جب بھی مطالبہ کرتے، آپ ان کی ضرورت پوری کرتے- بسا اوقات ان کا پیغام آتا تو آپ فوراً کلہاڑے سے لکڑیاں پھاڑنا شروع ہو جاتے اور خود ان کے گھر تک چھوڑ آتے- بعض اوقات یہ خدمت اپنے چھوٹے بھائی مکرم رانا ارسال احمد صاحب مربی سلسلہ کے سپرد بھی کی جن کے قلم سے شہید مرحوم کا ذکر خیر روزنامہ "الفضل" ۲۸ر فروری ۹۸ء کی زینت ہے-

مکرم رانا ریاض احمد صاحب بچپن سے نمازوں کے پابند تھے اور ملازمت اور کاروبار میں بھی اپنی نمازوں کی پوری حفاظت کی- جماعتی خدمات کو نعمتِ عظمیٰ خیال کرتے- دعوت الی اللہ کا جنون تھا اور آخری ایام میں ناظم اصلاح و ارشاد کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے- اپنے دوستوں کو بار بار وہ لے کر جاتے- خلافت کے ساتھ قلبی لگاؤ تھا- جب MTA کا آغاز ہوا تو اسکو دکھانے کا انتظام آپکے گھر سے قریباً ۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر کیا گیا- آپ خطبہ سے دو گھنٹہ پہلے وہاں چلے جاتے اور بعد میں بھی دیر تک بیٹھے رہتے- یہی پاکیزہ ادائیں تھیں جو اُن کو جلد جلد آسمان روحانی کی بلندیوں تک کھینچ کر لے گئیں-

آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ (جو آپ کی شہادت کے صرف ساڑھے چار ماہ بعد وفات پاگئیں) اور آٹھ بچے چھوڑے ہیں-

-......☆......☆......☆......-

خانصاحب حضرت منشی برکت علی صاحبؓ

حضرت منشی برکت علی صاحبؓ کا تفصیلی ذکر خیر قبل ازیں ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل ۲۶ر دسمبر ۹۷ء کے اسی کالم میں کیا جاچکا ہے- ذیل میں روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷ر فروری میں مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب کے تحریر کردہ مضمون سے محض وہ حصہ پیش کیا جارہا ہے جو پہلے مضمون سے اضافہ ہے-

حضرت منشی صاحبؓ جب دوران ملازمت شملہ میں قیام پذیر تھے تو ۱۹۰۰ء کے لگ بھگ آپ کے کانوں میں احمدیت کی باتیں پڑیں- آپ کی رہائش ایک ہوسٹل نما مکان میں تھی جس کے ایک کمرے میں دو تین احمدی بھی رہائش رکھتے تھے- اخراجات کی کفایت کی خاطر خرچ مشترک تھا- حضرت منشی صاحبؓ کے بقول "ایک احمدی احمدیت کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا" کے مصداق اس موقعہ پر احمدیت کا ذکر بھی چھڑ جاتا- آپ کو مطالعہ کا شوق تھا چنانچہ احمدیت کے متعلق بھی کتابیں پڑھنے کا آپ کو موقعہ میسر آیا- مخالفین کے اشتہارات میں دی گئی حضرت مسیح موعودؑ کی عبارات کا جب آپ نے اصل کتب سے موازنہ کیا تو حقیقت آشکار ہوگئی اور آپ کو حضرت اقدسؑ سے ایسی عقیدت پیدا ہوگئی کہ چار آنے ماہوار چندہ دینا بھی شروع کردیا- کچھ عرصہ بعد آپ کو خیال آیا کہ اگر یہ سلسلہ سچا ہے تو وہ قلیل رقم جو آپ نے جماعت کو دی ہے اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق اس دنیا میں بھی آپ کو بڑھا چڑھا کر لوٹائے گا- لیکن آپ حیران تھے کہ ایسا کیونکر ہوگا؟- ۱۹۰۱ء میں مردم شماری کے زمانہ میں آپ کو اپنے محکمہ کی جانب سے حفظانِ صحت کے بارے میں کچھ اعداد و شمار اکٹھے کرنے کا کام سونپا گیا اور آپکے افسر نے آپ کی محنت اور سلیقہ شعاری سے متاثر ہو کر آپ کو ڈیڑھ صد روپے بطور انعام عطا کئے- کچھ عرصہ بعد آپ نے خواب میں حضرت مسیح موعودؑ سے شرفِ ملاقات حاصل کیا- حضورؑ نے پوچھا "برکت علی تم ہماری طرف کب آؤ گے؟"- آپ نے عرض کی "اب آ ہی جاؤں گا"- اس کے بعد ۱۹۰۱ء میں ہی آپ کو بیعت کی سعادت بھی حاصل ہوگئی-

قبول احمدیت کے بعد حضرت منشی صاحبؓ کی زندگی میں انقلاب آگیا اور آپؓ جماعت شملہ کے فعال رکن بن گئے- منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی اس تحریک پر کہ سو روپے ادا کرنے والوں کے نام منارہ پر کندہ کئے جائیں گے، حضرت منشی صاحبؓ اور آپکی اہلیہ محترمہ نے بھی لبیک کہا- ۱۹۰۲ء میں "ریویو آف ریلیجنز" کا اجراء ہوا تو آپؓ نے رسالہ کے دس حصے خریدے اور بعد ازاں حضرت اقدسؑ کی تحریک پر یہ حصص امدادِ سلسلہ میں دیدیئے- تشحیذ الاذہان کی رکنیت بھی آپ نے حاصل کی- ایک بار آپ کو سات ہزار روپیہ لاٹری کا ملا تو حضرت اقدس علیہ السلام سے فتویٰ لینے کے بعد ساری رقم غرباء اور جماعتی تعلیمی اداروں میں تقسیم کردی- مالی قربانی کی روح ایسی پائی تھی کہ ایک خاص ماہ و سال میں آپؓ نے سترہ صد روپے چندہ دیا- جو اس عرصہ میں جماعت شملہ کے مجموعی چندہ کا تیسرا حصہ تھا- آپؓ اپنی اہلیہ سمیت تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں بھی شامل تھے- حضرت مصلح موعودؓ کی ایک تحریک پر آپؓ نے ایک ماہ کی پنشن وقف کی- نیز چھ ہزار روپے مالیت کا ایک ٹرسٹ اشاعت دین کے فروغ کے لئے قائم کیا اور اپنا ذاتی مکان سلسلہ کے نام ہبہ کردیا-

حضرت مسیح موعودؑ اور پھر خلافت سے آپؓ کو عشق تھا- پہلے شملہ جماعت کے جنرل سیکرٹری رہے اور ۱۹۱۲ء میں امراء کا تقرر ہوا تو امیر مقرر کئے گئے- شوریٰ میں نمائندگی کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہی- ریٹائرمنٹ کے بعد قادیان چلے آئے لیکن حضرت مصلح موعودؓ نے ملازمت جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا- چنانچہ آپ واپس شملہ آئے اور اپنے کیس پر نظر ثانی کے لئے محکمانہ کارروائی شروع کردی- ایک ہندو بھی اسی پوسٹ کا امیدوار تھا- جب فیصلہ آپؓ کے حق میں ہوگیا تو وہ کہنے لگا "ہم جانتے تھے کہ آخر فیصلہ آپ کے حق میں ہوگا کیونکہ آپ کا پیر بہت زبردست ہے"- پھر ۱۹۳۲ء میں آپؓ ریٹائر ہو کر مستقل قادیان چلے آئے اور مختلف حیثیتوں میں بھرپور اعزازی خدمات سرانجام دیں- ۷ر اگست ۵۸ء کو ۸۶ سال کی عمر میں آپؓ نے وفات پائی-

-......☆......☆......☆......-

حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۹ر فروری ۹۸ء میں حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحبؓ کے بارے میں مکرم منور علی شاہد صاحب کا ایک مضمون روزنامہ "صداقت" کے شکریہ کے ساتھ شامل اشاعت ہے-

مشہور ادیب، نقاد اور مؤرخ رئیس احمد جعفری لکھتے ہیں کہ چودھری صاحب اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے عام طور پر گمراہ بلکہ کافر کہا جاتا ہے لیکن یہ کافر شخص بغیر شرمائے داڑھی بھی رکھتا ہے اور اقوام متحدہ کے ایوان میں علی الاعلان نماز پڑھتا ہے-

محترم چودھری صاحب کی سادگی و انکساری کا ذکر کرتے ہوئے محترمہ شہزادی عابدہ سلطان آف بھوپال اپنا چشم دید واقعہ یوں بیان کرتی ہیں کہ ۱۹۵۴ء میں اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندہ وفد میں شامل ہو کر مجھے امریکہ جانے کا موقع ملا تو ہوٹل میں میرا دل نہ لگا اور اجنبیت محسوس ہوئی- دو دن بعد خیال آیا کہ اقوام متحدہ کے پاکستانی دفتر کے کسی کمرہ میں سوجایا کروں- اسی خیال سے دفتر جاکر خاموشی سے اوپر سے نیچے تک جائزہ لیا- چوتھی منزل کے اوپر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک ٹوٹا پھوٹا سا پلنگ تھا اور ضروریات بھی اچھی طرح مہیا نہ تھیں- میں نے کمرہ کی حالت دیکھ کر سوچا کہ شائد یہ چوکیدار کا کمرہ ہوگا لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب مجھے بتایا گیا کہ یہ پاکستان کے وزیر خارجہ ظفر اللہ خان کا کمرہ ہے- مجھے بہت برا لگا کہ یہ کیا ہے، یہ تو ہماری بدنامی کا مسئلہ ہے- میں نے پوچھا کہ ملاقات وغیرہ کہاں کرتے ہیں، بتایا گیا کہ دفتر وغیرہ میں کرلیتے ہیں اور اس کمرہ میں صرف سونے کی غرض سے آتے ہیں- اب ظفر اللہ خان صاحب سے چونکہ برسوں کی دوستی تھی اور بے حد بے تکلفی تھی لہٰذا پہلی فرصت میں میں نے اُن سے جھگڑا کیا اور کہا کہ اس طرح رہنے سے عار محسوس نہیں ہوتی؟- اس پر چودھری صاحب مسکرائے اور کہنے لگے کہ آپ اسے کیا سمجھی ہیں؟- میں نے کہا یہی کہ آپ پیسے بچاتے ہیں!- اس پر چودھری صاحب نے جواب دیا کہ میں اپنی ذات پر یومیہ دو ڈالر خرچ کرتا ہوں خواہ وہ ٹیکسی پر خرچ ہو جائیں یا کھانے پر کیونکہ میں سگریٹ اور شراب کا شوق نہیں رکھتا، صبح دوپہر شام کا کھانا یہاں سے مل جاتا ہے، اب ہوٹل میں جاکر کیوں کھاؤں- اپنے الاؤنس میں سے دو ڈالر اپنے خرچ کے لئے رکھ کر باقی رقم رفاہی کاموں کے لئے دے دیتا ہوں-

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

17/07/98 - 23/07/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or Fax +44 181 874 8344

Muslim TV AHMADIYYA

Friday 17th July 1998
22 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner: Yassarnal Quran No. 1 (R)
00.55 Waqfeen-e-Nau Programmes from Rabwah No. 1 (R)
01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.266
02.15 Quiz Programme: 'History of Ahmadiyyat' Part No. 49
03.00 Urdu Class - Lesson 248 (R)
04.15 Learning Dutch: No. 18, Part 2
04.45 Homoeopathy Class - No.144 (R)
06.00 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40 Children's Corner : Yassarnal Quran Lesson No 1
07.10 Pushto Programme : Dars ul Hadith, By A.Rashid Tahir Sahib
07.20 Pushto Programme: "Darinda Safar"
07.45 From the Archives: "Tabarrukaat" Speech by Hadhrat Maulana Jalal uddin Shams Jalsa Salana 1970
08.40 Liqa Ma'al Arab: No. 266 (R)
09.45 Urdu Class - Lesson No. 248 (R)
10.50 Computer For Everyone No. 68
11.30 Bengali Service : Refuting some allegations against our Jamaat, by Maulana Saleh Ahmad Sahib
12.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.45 Nazm, Darood Shareef.
13.00 Friday Sermon by Huzoor Live From Fazl Mosque
14.05 Documentary: Fun Kudah (Handy Craft) in Salianwala
14.35 Rencontre Avec Les Francophones :Rec: 13.07.98
15.35 Liqaa Ma'al Arab: With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec 14.07.98 (New)
16.50 Friday Sermon by Huzoor Rec: 17.07.98 (R)
18.00 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class : Rec 15.07.98
19.40 German Service:
20.30 Children's Corner with Huzur Class No. 95, Part 2
21.10 Medical Matters: Talk about 'Keep yourself fit'
21.45 Friday Sermon Rec:17.07.98 (R)
22.50 Rencontre Avec Les Francophones Rec: 13.07.98

Saturday 18th July 1998
23 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars Hadith, News
00.30 Children's Class with Huzoor Class No. 95, Part 2 (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab with Hadhrat Khalifatul Masih IV (New) Rec: 14.07.98
02.20 Friday Sermon Rec: 17.07.98 (R)
03.25 Urdu Class : Rec: 15.07.98
04.30 Computers For Everyone, Pt 68
05.05 Rencontre Avec Les Francophones Rec: 13.07.98 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.55 Children's Corner: with Huzoor Class 95, Part 2
07.25 Saraiky Programme: Quiz on Seerat un Nabi, Atfal ul Ahmadiyya, Pakistan
07.50 Darsul Hadith: With Saraiky Translation
08.00 Medical Matters: A talk about 'Keep yourself fit' Part 2
08.30 MTA Variety: Speech by Mujeebul Rehman Sahib "Ahmadi Muashra kee iqdaar aur hamari zimidarian"
09.00 Liqa Ma'al Arab Rec. 14.07.98
10.05 Urdu Class: Rec: 15.07.98 (New)
11.10 MTA Variety: Host: Mohammad Azam Akseer Sahib
12.00 Tilawat, News
12.30 Learning Danish: Lesson No. 1 *Please Note: Swedish Language will be back in October 1998*
13.00 Indonesian Hour: Childrens Corner & more.........
13.55 Bengali Service : Sitting with Janab Khaliur Rehman Sahib & more.........................
14.00 Children's Mulaqat with Hazur (New) Rec 18.07.98
16.05 Liqa Ma'al Arab Rec. 15.07.98
17.10 Tafseer ul Kabir No 4 : M. Adilbi Sb
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.15 Urdu Class: Rec :17.07.98
19.20 German Service:
20.20 Children's Corner: Quran -e- Karim Quiz, Part 15 (Rabwah)
20.45 Q/A Session with Huzoor. Rec. 16.05.98
22.20 Children's Class: Rec. 18.07.98 With Huzur
23.30 Learning Danish : No 1 (R)

Sunday 19th July 1998
24 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.50 Children's Corner: Quran -e- Karim Quiz, Part 15 (Rabwah) Liqa Ma'al Arab Session 238
01.20 Liqa Ma'al Arab Rec. 15.07.98
02.20 Canadian Horizons: Childrens Corner with Huzur
03.05 Urdu Class: Rec: 17.07.98
04.10 Learning Danish No.1 (R)
04.50 Children's Class with Hazur Rec. 18.07.98 (R) Nazms
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News.
06.35 Children's Corner: Quran -e- Karim Quiz, Pt 15 (Rabwah)
07.00 Friday Sermon by Huzoor Rec : 17.07.98
08.10 Q/A Session with Huzoor : Rec 16.05.98
09.45 Liqa Ma'al Arab. Rec. 15/07/98
10.50 Urdu Class: Rec: 17.07.98
12.00 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese:
13.05 Indonesian Hour: Dars Quran & more.................
14.00 Bengali Service: Janab National Ameer Sahib Addresses Jamalpur Jamaat& more...........
15.00 Mulaqat with Huzoor With English speaking guests
16.10 Liqa Ma'al Arab, Rec. 17.07.98
17.15 Albanian Programme: Q/A with Huzoor, Germany Part 2
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.30 Urdu Class: Rec 18.07.98
19.35 German Service:
20.40 Children's Corner: Children's Workshop No. 8
21.00 Dars-Ul-Quran: No. 25 With Huzoor. Rec. 08.02.97
22.30 MTA Variety: Hua Main teray fazlon ka munadi
23.10 Learning Chinese:

Monday 20th July 1998
25 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.40 Children's Corner: Children's Workshop, No. 8
01.15 Liqaa Ma'al Arab Rec. 18.07.98
02.20 MTA USA: "World Peace - How to achieve it?"
02.40 MTA Variety : Hua main teray fazlon ka munadi
03.20 Urdu Class: Rec: 18.07.98
04.25 Learning Chinese:
04.55 Mulaqat with Huzoor of English speaking guests
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Workshop, No. 8
07.20 Dars-ul-Quran: No. 25 By Huzoor. Rec. 08.02.97
09.00 Liqaa Ma'al Arab, Rec. 18.07.98
10.05 Urdu Class: Rec: 18.07.98
11.15 MTA Sports: Annual Sports, Ansarullah Rabwah
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Norwegian - Lesson 65
13.00 Indonesian Hour: Study of High Gauanese & more...............
13.55 Bengali Programme: The Institution of Divine Khilafat & more............
15.00 Homeopathy Class with Huzoor, Class No. 145 Rec. 13.03.96
16.10 Liqa Ma'al Arab: Session 267
17.10 Turkish Programme: Medyadan Secmeler
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class: Session 251
19.35 German Service: Dars Malfoozat
20.35 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 96, Part 1
21.05 Rohani Khazaine: Guest Mubashar Ahmad Ayaz Sahib
21.50 MTA Variety: Speech by Sayyed Ahmed Ali Sahib "Fazail-e-Quran"
22.10 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 145 (R)
23.15 Learning Norwegian, No. 65

Tuesday 21st July 1998
26 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Childrens Class with Hazur Class No 96 Part 1
01.15 Liqaa Ma'al Arab Session 267
02.15 Sports: Annual Sports, Ansarullah Rabwah
03.00 Urdu Class: (R) No. 251
04.10 Learning Norwegian - No. 65
04.50 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson No. 145
06.00 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 96, Part 1
07.15 Pushto Programme: Friday Sermon of Huzoor, Rec. 17.10.97
08.20 Roohani Khazaine:
09.00 Liqaa Ma'al Arab - No. 267
10.00 Urdu Class - (R) Lesson No. 251
11.10 Medical Matters: Blood Transfusion Part 2
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning French: Part 12
13.05 Indonesian Hour: Friday Sermon of 17.03.97 by Huzoor
14.00 Bengali Service: Significance of Khilafat Day & more.....
15.05 Tarjumatul Quran Class with Huzoor (New) Rec: 14.07.98
16.10 Liqa Ma'al Arab Session No. 268 Rec. 02.04.97
17.25 Norwegian Documentary: History of Norway
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No. 252
19.35 German Service:
20.35 Children's Corner : Yassarnal Quran No. 2
21.00 M.T.A. Variety: Jalsa Nou Mobaheen
21.30 Hamari Kaenat No. 133
22.00 Tarjumatul Quran Class with Huzoor. (New) Rec: 21.07.98
23.10 Learning French: Part 12

Wednesday 22nd July 1998
27 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.45 Children's Corner : Yassarnal Quran No.2
01.05 Liqaa Ma'al Arab, No. 268
02.05 Medical Matters: Blood Transfusion
02.50 Urdu Class: Class No. 252
03.55 Learning French: Part 12
04.40 Tarjumatul Quran Class With Huzoor, Rec 21.07.98
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.40 Children's Corner: Yassarnal Quran No. 2
06.55 Swahili Programme: Womens position in Islam Part 1
08.00 Hamari Kaenat No. 133
08.30 M.T.A Variety: Jalsa Nau Mobaeen - Zilla Sargoda
09.00 Liqaa Ma'al Arab, No. 268
10.05 Urdu Class: Lesson No. 252
11.10 MTA Variety: Urdu Adab ka Ahmadiya Dabistan
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Turkish, Lesson No. 7
13.05 Indonesian Hour: Hadith & Darsul Quran
14.00 Bengali Service: Friday Sermon of 16.01.98 by Huzoor.
15.05 Tarjumatul Quran Class with Huzoor. Rec : 22.07.98
16.10 Liqa Ma'al Arab, No. 269 Rec. 30.04.97
17.10 French Programme: Children's Class from Belgium, Part 7
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class: Session 253
19.40 German Service:
20.40 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor, No. 96, Part 2
21.10 MTA Life Style: Lajna Magazine
22.00 Tarjumatul Quran class with Huzoor. Rec 22.07.98
23.10 Learning Turkish, Lesson No. 7
23.40 MTA Variety: "Pakistan Kee Mazaaraat"

Thursday 23rd July 1998
28 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.35 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor. (R) No. 97 Part 1
01.10 Liqa Ma'al Arab, No. 269 Rec. 03.04.97
02.10 Canadian Desk:Tech Talk, No.11
02.30 Urdu Class, Lesson No. 253
03.40 Learning Turkish, Lesson No. 7
04.10 MTA Variety: Urdu adab ka Ahmadiya Dabistan
04.55 Tarjumatul Quran Class with Huzoor (New) Rec 22.07.98
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.50 Children's Corner: Mulaqat with Huzoor (R) No. 97, Part 1.
07.20 Sindhi Programme: Friday Sermon of 10.05.96 by Huzoor
08.20 MTA Lifestyle: Lajna Magazine
09.00 Liqa Ma'al Arab, Session No.269
10.00 Urdu Class, Lesson No. 253
11.10 Quiz - History of Ahmadiyyat Part No. 50
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Arabic: Lesson No. 1 Part 1 :*The Learning Dutch will be back in January 1999*
13.05 Indonesian Hour: Darsul Quran
14.05 Bengali Service: Q/A Session with Huzur Part 2 Rec. 03.12.95
15.00 Homoeopathy Class with Huzoor Class No. 146, Rec. 14.03.96
16.15 Liqa Ma'al Arab, Session No. 270. Rec. 08.04.97
17.20 Swedish Program: Meeting Our Brother Noor A. Bolstad Sahib
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class, Lesson No. 254
19.40 German Service:
20.40 Children's Corner: Yassarnul Quran No. 3
21.00 From The Archives: Tabarrukat By Abul Atta Sahib J/S 1964
21.45 A Short Documentary about 'Thul kay Nawadraat ka taa'ruf'
22.10 Homoeopathy Class with Huzoor Class No. 146.
23.20 Learning Arabic, No. 1

Translations for Huzur's Programmes are available on following Audio frequencies:

English: 7.02mhz;
Arabic: 7.20mhz;
Bengali: 7.38mhz;
French: 7.56mhz;
German: 7.74mhz;
Indonesian/Russian: 7.92mhz;
Turkish: 8.10mhz.

Prepared by: MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, July 17, 1998 No. 29

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

"مودودی خمینی بھائی بھائی"

تاریخ مودودیت کا ایک ورق قاضی مظہر حسین صاحب (ابن مولوی کرم دین صاحب بھیں) "امیر تحریک خدام اہلسنت والجماعۃ پاکستان" چکوال کے قلم سے:

"حقیقت بھی یہی ہے کہ دینی اور اعتقادی حیثیت سے خمینی مودودی بھائی بھائی ہیں۔ چنانچہ خمینی صاحب کے دو نمائندے ڈاکٹر کمال اور انجینئر محمد مودودی صاحب کے لئے ایک سر بمہر لفافہ لے کر پاکستان آئے اور لاہور ائرپورٹ اترے اور جلوس کی شکل میں اچھرہ روانہ ہوئے تو ہفت روزہ زندگی کے ایڈیٹر نے لکھا تھا کہ کراچی میں ایک روز گزارنے کے بعد ہفتہ کی صبح جناب ڈاکٹر کمال اور انجینئر محمد لاہور ائرپورٹ پہنچے تو ان کے استقبال کے لئے جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل قاضی حسین احمد، پنجاب کے امیر مولانا فتح محمد، جناب اسلم سلیمی، سید اسعد گیلانی اور چوہدری محمود احمد کے علاوہ شیعہ رہنما خواجہ علی محمد حیدر علی مرزا، مولانا غلام مرتضیٰ موسوی، مولانا غلام حسین نجفی اور مولانا محمد شفا اپنے ساتھیوں کی بڑی تعداد کے ساتھ موجود تھے۔ پنجاب یونیورسٹی کے طلباء سٹوڈنٹس یونین کے صدر ملک اختر مارتھ کی قیادت میں جناب خمینی کے نمائندوں کے استقبال کے لئے آئے تھے۔ انجینئرنگ یونیورسٹی کے طلبہ لاہور میں مقیم ایرانی طلبہ اور خواتین اسلامی جمعیۃ طلباء، امامیہ سٹوڈنٹ فیڈریشن کے رہنما بھی ہاتھوں میں پھولوں کے ہار اور دلوں میں محبت و عقیدت کے بے پناہ جذبات لئے ہوئے موجود تھے۔ معزز مہمان پھولوں کی بارش میں رن وے سے باہر آئے تو ائرپورٹ انقلاب، انقلاب، اسلامی انقلاب اور مودودی خمینی بھائی بھائی کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔

(۲) مولانا مودودی نے اپنے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کی آمد پر بہت خوش ہوں۔ میری طرف سے آیت اللہ خمینی کا شکریہ ادا کیجئے کہ انہوں نے مجھے یاد رکھا مسلمان چاہے پاکستان میں ہو یا ایران، ترکی یا کسی اور ملک میں وہ سب ملت واحدہ ہیں۔ ہم دل و جان سے آپ کی اسلامی تحریک کے حامی ہیں۔ ہم سب میں کوئی وجہ اختلاف نہیں۔ ہمارا خدا ایک ہے، رسول ایک ہے، قرآن ایک ہے۔ جناب ڈاکٹر کمال نے مولانا محترم کے جواب میں کہا کہ انشاء اللہ پاکستان دار اسلام بن کر رہے گا۔ ہم ایران میں حقیقی اسلامی ریاست کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔

(۳) جناب کمال اور انجینئر محمد بڑے ادب اور احترام کے ساتھ اندر داخل ہوئے اور اگلے ہی لمحے وہ جھک کر سید مودودی کے ہاتھ چوم رہے تھے۔ پھر سید مودودی کو جناب خمینی کے پیغام کا سر بمہر لفافہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مولانا آپ محض پاکستانی نوجوانوں کے قائد نہیں ایران کا نوجوان طبقہ بھی آپ کو اپنا رہنما سمجھتا ہے۔ آپ کی انقلاب آفریں تصانیف میں سے بیشتر کا فارسی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اہل ایران آپ کو پاکستانیوں سے زیادہ جانتے ہیں اور ایران میں اسلامی انقلاب آپ کی موجودہ تحریک کی نشوونما میں آپ کے بخشے ہوئے انقلابی جذبوں نے ہی بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ (ہفت روزہ زندگی لاہور، ۲۶/جنوری تا یکم فروری ۱۹۷۹ء۔ ایضاً ہفت روزہ ایشیا لاہور، ۲۱/ جنوری ۱۹۹۷ء)۔

ایشیا میں یہ بھی ہے کہ جلوس میں یہ نعرہ بھی تھا درود بر خمینی بت شکن۔ قاضی حسین احمد صاحب آپ جماعت کے جنرل سیکرٹری تھے اور اب آپ امیر جماعت ہیں۔ کیا اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں کہ **آپ پاکستان میں ایرانی انقلاب لانا چاہتے ہیں**"۔ (ماہنامہ "حق چار یار" لاہور نومبر ۱۹۹۷ء صفحہ ۲۱، ۲۲)

حیدر فاروق مودودی کے حیرت انگیز انکشافات

اخبار پاکستان کے نمائندہ خصوصی جناب جاوید فاروقی کا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے صاحبزادے سید حیدر فاروق مودودی سے انٹرویو (مطبوعہ روزنامہ پلکستان ۲۶/جولائی ۱۹۹۷ء بحوالہ ماہنامہ "حق چار یار" لاہور نومبر ۱۹۹۷ء صفحہ ۴۹ تا ۵۱)

"سید حیدر فاروق مودودی نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کا کبھی کوئی نصب العین نظر نہیں آیا۔ مولانا مودودی نے یہ جماعت بنا کر بہت بڑی غلطی کی۔ عالم اسلام میں مولانا مودودی اور مولانا ابوالکلام آزاد دو ایسی شخصیات تھیں جو حضرت علی کے نظام خلافت کے بعد آنے والے وقفہ کو پر کرنے کی صلاحیت رکھتی تھیں لیکن یہ دونوں حضرات سیاست میں آ گئے۔ جماعت اسلامی نے ہمیشہ منفی کام کئے **میں نے پچاس سال جماعت کو اندر باہر سے دیکھا ہے۔ یہ مذہب کے نام پر فساد کرتی ہے۔** آج بھی اس میں "ہسٹری شیٹرز" کو چن چن کے آگے لایا جا رہا ہے۔ "روزنامہ پاکستان" سے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ مولانا مودودی کو صرف علمی کام کرنا چاہئے تھا۔ انہوں نے جتنا سیاسی کام کیا وہ تمام تر منفی تھا۔ علمی اور سیاسی جدوجہد کے تقاضے الگ الگ ہیں۔ جیل، جلسہ، جلوس اور کاغذ قلم کو بیک وقت ساتھ لے کر چلنا صرف انہی کا خاصہ ہے۔ اسی وجہ سے مولانا نے سیاسی مجبوری کے تحت بہت سی ایسی باتیں کہہ دیں جو نہیں کہنا چاہئے تھیں۔ اپنی سیاسی مصروفیات کے سبب ہی مولانا نے تفہیم القرآن کی پہلی دو جلدوں میں صرف قرآن پاک کے محض نوٹس ہی لئے ہیں ان پر تفسیر کا اطلاق نہیں ہوتا۔ حیدر فاروق نے کہا کہ جماعت اسلامی کی تشکیل میں مولانا مودودی نے حسن بن صباح کے فلسفے پر عمل کیا کہ ایک جماعت میں ایک ہی مفکر ہونا چاہئے اسی وجہ سے جب مولانا منظور نعمانی، جماعت کے پہلے سیکرٹری جنرل قمر الدین خان، مولانا امین احسن اصلاحی اور دیگر بڑی علمی شخصیات نے مولانا سے کہا کہ وہ جماعت کی پالیسی سازی کا کام جماعت کی شوریٰ کو سونپ دیں۔ اور امیر کا عہدہ پالیسیوں کے نفاذ کے لئے رکھیں تو مولانا نے ان سے اتفاق نہ کیا اور کہا کہ اگر میں جماعت کا امیر ہوں تو پھر جماعت کو مکمل طور پر میں ہی چلاؤں گا۔ مولانا مودودی نے اس موقع پر استعفیٰ دینے کی دھمکی دی۔ اسی وجہ سے تمام صاحب علم لوگ شروع میں ہی جماعت کو چھوڑ گئے۔ کم عقل اور جاہل لوگوں کو مولانا کے استعفیٰ کارڈ نے متاثر کیا اور ان کے پیچھے ہو لئے اسی طرح جماعت کی شوریٰ سے تمام بولنے والوں کو نکال دیا گیا۔ مولانا کو پڑھے لکھے نہیں بلکہ میاں طفیل جیسے لوگوں کی ضرورت تھی۔ سید حیدر فاروق مودودی نے کہا کہ قاضی حسین احمد جماعت میں باقاعدہ "پلانٹ" کئے گئے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ پیر پگاڑا نے انہیں اس وقت امیر بننے کی مبارک دی تھی جب یہ سیکرٹری جنرل تھے۔ **قاضی حسین احمد جہاد کشمیر اور جہاد افغانستان میں قوم کے بچوں کو استعمال کرتے ہیں جبکہ ان کے اپنے بچے امریکہ میں پڑھتے ہیں۔** قاضی صاحب سے بڑا ریاکار اور خائن شخص میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ سویکارنو چوک پشاور میں ان کی چند فٹ کی دوکان تھی لیکن آج یہ لینڈ کروزر میں پھرتے ہیں۔ حافظ ادریس نے جب اپنے چار ساتھیوں کے ہمراہ علامہ علاؤالدین صدیقی کے گھر توڑ پھوڑ اور ان پر تشدد کیا تو علامہ علاؤالدین صدیقی نے مولانا مودودی سے کہا تھا کہ آپ اس دن کا انتظار کریں جب یہ سب کچھ آپ کے ساتھ ہوگا۔ اس واقعہ پر پاکستان کے پہلے وزیر تعلیم ڈاکٹر اشفاق حسین قریشی نے کہا تھا کہ مولانا مودودی نے وہ جن بوتل سے باہر نکالا ہے جو پاکستان اور خود مولانا مودودی کو ختم کر دے گا اور پھر ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں ناکامی کے بعد پروفیسر خورشید اور منور حسن نے جماعت کی شوریٰ کے اجلاس میں مولانا کی بے عزتی کی اور اسی رات مولانا کو ہارٹ اٹیک ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ خرم مراد نے مشرقی پاکستان میں البدر الشمس کی تنظیمیں منظم کیں جنہوں نے پندرہ پندرہ بنگالیوں کو لائن میں کھڑا کر کے ان پر تھری ناٹ تھری کی گولیاں اس طرح آزمائیں کہ یہ گولی کتنے لوگوں میں سے گزر سکتی ہے۔ یہ سب کچھ مولانا مودودی کے علم میں تھا اگر وہ چاہتے تو ان واقعات کو روک سکتے تھے لیکن ان کاموں میں انہیں مولانا کی اشیر باد حاصل تھی۔ مولانا نے اپنی سیاسی مجبوریوں کی خاطر اپنی تحریر "دین میں حکمت عملی کا مقام" میں لکھا ہے کہ ایک اسلامی تحریک کے قائد کو حکمت عملی کے تقاضوں کے تحت یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ جائز کو ناجائز اور ناجائز کو جائز ٹھہرا سکے اور شریعت کے کسی بھی حکم کو مقدم یا موخر قرار دے سکے"۔ حیدر فاروق مودودی نے کہا کہ یہ **حق تو اللہ نے اپنے انبیاء کو بھی نہیں دیا جو مولانا مودودی کسی اسلامی تحریک کے قائد کو دے رہے ہیں۔** انہوں نے کہا کہ جماعت اب انجمن ستائش باہمی کی شوریٰ بن کر رہ گئی ہے۔ اس کی تمام لیڈرشپ "تنخواہ دار" ہے جو قوم کے چندوں پر پل رہے ہیں۔ قاضی حسین احمد ہر جمعرات کو لغاری کے پاس جاتے ہیں اور وہاں کھانا کھاتے اور وہیں نماز پڑھتے۔ لغاری نے انہیں بے نظیر کے خلاف استعمال کیا اب لغاری کے پاس وہ کارڈ نہیں ہے تو قاضی صاحب نے بھی وہاں جانا چھوڑ دیا ہے۔ لغاری نے قاضی صاحب کو منصورہ کا ایک سال کا بجٹ دیا اور کہا کہ دھرنا مارو جس پر عمل کرتے ہوئے قاضی نے اسلام آباد میں تین بچوں

باقی صفحہ نمبر۹ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔